نمبر ۷۵ | مورخہ ۲۲ر دسمبر سنہ ۱۹۳۱ء یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۱ر شعبان سنہ ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خدا کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ خاندانِ نبوت میں بھی ہر طرح خیریت ہے۔

نہایت افسوس [illegible] تھ لکھا جاتا ہے کہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی کی اہلیہ محترمہ کا ایک لمبی علالت کے بعد ۱۷ر دسمبر انتقال ہو گیا۔ ۱۸ر دسمبر جمعہ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جنازہ پڑھایا۔ اور مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئیں ؁

جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ ۱۹۳۱ء میں

شریک ہونا کیوں ضروری ہے

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے سالانہ جلسہ کا افتتاح **۲۶۔ دسمبر** بروز ہفتہ ساڑھے نو بجے ہوگا۔ تلاوتِ قرآن کریم اور نظم کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ افتتاحی تقریر فرمائیں گے۔ پھر خطبہ استقبالیہ جناب ناظر صاحب ضیافت پڑھینگے اس کے بعد ۱۔ "ضرورتِ مذہب" اور ۲۔ "اسلامی توحید کی فضیلت بمقابلہ دیگر مذاہب" پر دو نہایت اہم لیکچر ہونگے۔ ایک بجے نماز ظہر و عصر کے لئے جلسہ برخاست ہوگا۔ دوسرا اجلاس تین بجے شروع ہوگا جس میں ۱۔ "اسلام میں اخلاقِ فاضلہ کا عملی نمونہ"۔ ۲۔ "اسلام اور دیگر مذاہب میں مابہ الامتیاز"۔ ۳۔ "کسرِ صلیب کی پیشگوئی اور اس کا ظہور" پر ۶ بجے تک نہایت دلچسپ اور پُر از معلومات تقریریں ہونگی ؁

۲۷ر دسمبر ساڑھے نو بجے تلاوت قرآن کریم اور نظم سے جلسہ شروع ہوگا ۱۔ "ختم نبوت میں ہمارا نقطہ نظر"۔ ۲۔ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شانِ حکمت و عدلیت"۔ ۳۔ "انبیاء علیہم السلام کی آسمانی بادشاہت اور اس کی تکمیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ سے" پر شاندار تقریریں ہونگی

اور جلسہ سوا ایک بجے نمازوں کے لئے برخاست ہو کر ۲ بجے پھر شروع ہوگا جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ تقریر فرمائیں گے۔

۲۸- دسمبر ساڑھے نو بجے جلسہ شروع ہوگا جس میں "عیسائی کلیسا کی تاریخ اور اس میں غلط عقائد کی ترویج"۔ "زمانہ خلافت میں نظام وحدت کے بگاڑنے والے اسباب اور ان کا سدباب"۔ "اسلامی قربانی کی حقیقت" پر تقریریں ہونگی۔ اور دوسرے اجلاس میں جو تین بجے شروع ہوگا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ تقریر فرمائیں گے۔

یہ جلسہ سالانہ کے پروگرام کا خلاصہ ہے۔ جس سے احباب اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ کیسے اہم مضامین اور مسائل پر تقریریں ہونگی۔ پھر سب سے بڑھ کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی حقائق و معارف سے پُر۔ ایمان کو تازہ اور روحانیت میں اضافہ کرنے والی تقریروں کے متعلق تو کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہیں۔ جن احباب کو خدا تعالےٰ ان کے سننے کی توفیق بخشتا ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ ان کے علم اور عرفان میں کیسا عظیم الشان اضافہ ہوتا ہے۔ اور وہ جلسہ کے خاتمہ پر گھروں کو لوٹتے ہوئے کس قدر نئی زندگی اور نیا ایمان اپنے اندر پاتے ہیں۔

پس ہر ایک احمدی کو چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اس کی زندگی میں خیر و برکت۔ ایمان اور عرفان حاصل کرنے کا جو یہ موقعہ عطا کیا ہے اس سے ضرور فائدہ اٹھائے۔ اور تمام روکاوٹوں کو دور کرتے ہوئے سالانہ اجتماع میں شریک ہو۔ سالانہ جلسہ کی تقریروں کے علاوہ اس موقعہ کا ایمان افروز نظارہ۔ مرکز احمدیت میں ہزاروں نفوس کی مجموعی دعاؤں کی برکات۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات دور دراز کے بھائیوں سے میل جول۔ قادیان کی ترقی اور وسعت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کا ظہور۔ یہ سب ایسی بیش بہا چیزیں ہیں۔ جن سے جلسہ سالانہ پر تشریف لا کر ہی احباب مستفیض ہو سکتے ہیں۔ ہر ایک احمدی بھائی کو ان نعماء سے خود بھی بہرہ یاب ہونا چاہیئے۔ اور اپنے بیوی بچوں کو بھی ان سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ دینا چاہیئے۔ جیسا کہ اعلان ہو چکا ہے۔ خواتین کا علیحدہ جلسہ منعقد ہوگا۔ اور اس میں بھی نہایت اہم مسائل پر تقریریں ہونگی اس میں شرکت کے لئے خواتین کو بھی ضرور آنا چاہیئے۔

پروگرام جلسہ مستورات میں تبدیلی

۲۶- دسمبر ۱۹۳۱ء کو ½۱۰ سے ½۱۱ بجے تک حکیم خلیل احمد صاحب کی بجائے مقررہ موضوع پر امۃ السلام اور سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ زوجہ میر عبد السلام صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ۔

اور ۲۷- دسمبر ۱۹۳۱ء ½۱۰ بجے سے ۱۱ بجے تک "حالات حاضرہ پر تبصرہ" از استانی سکینۃ النساء صاحبہ کی بجائے "قرآن مجید ہی دنیا کے لئے کتفی ہے" کے موضوع پر محترمہ مریم بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم تقریر کریں گی۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

ایام جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے ملاقات

۱- احباب کو چاہیئے۔ کہ جلسہ کے موقعہ پر اپنے کمروں کے منتظمین سے فارم ملاقات حاصل کر کے (اپنی تمام جماعت کے قادیان پہنچ جانے پر) جلد سے جلد خانہ پُری کرنے کے بعد دفتر پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ میں بھجوا دیں۔ فارم پُر کرتے وقت اپنا ضلع ضرور تحریر فرمائیں۔ تا ملاقات کے وقت کی تقسیم باسانی ہو۔

۲- فارم ملاقات صرف جماعت کے امیر یا سیکرٹری صاحبان پُر فرمائیں۔ کیونکہ دوسرے احباب کے پُر کرنے سے بعض دفعہ کئی دقتوں کا سامنا ہوتا ہے۔

۳- جو احباب زیادہ اطمینان سے ملاقات کرنا چاہتے ہوں۔ ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ اپنی تمام جماعت سمیت ۲۵- دسمبر کی شام کو دارالامان پہونچ جائیں۔ تا ۲۶ر دسمبر کی صبح کو ان کو ملاقات کا وقت دیا جا سکے۔

۴- احباب خصوصیت سے یہ نوٹ فرمائیں۔ کہ جیسا کہ فارم ملاقات میں درج ہے۔ جس وقت ان کی جماعت کے تمام افراد دارالامان میں پہنچ جائیں۔ اُس وقت فارم پُر کر کے دفتر میں دیا جائے۔ پہلے نہیں تاکہ بعد میں ملاقات کا وقت مقرر ہونے پر دقت نہ ہو۔

خاکسار پرائیویٹ سکرٹری قادیان

جلسہ سالانہ پر آنے والے احباب خیال رکھیں

بیرونی جماعتوں کے احباب اس بات سے ناواقف نہیں ہونگے کہ قادیان میں بہت سے غرباء و مساکین اور یتامیٰ رہتے ہیں۔ جنکی ضروریات مختلف اوقات میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پوری کرتے رہتے ہیں۔ پھر بھی مالی تنگی کی وجہ سے کما حقہٗ امداد نہیں ہو سکتی۔ اس لئے جیسا کہ احباب گزشتہ سالانہ جلسوں پر غرباء کا خیال فرما کر ان کے لئے پارچات لاتے رہے ہیں۔ اس سال بھی وہ انہیں فراموش نہ کریں۔ پارچات مستعمل ہوں۔ یا غیر مستعمل۔ پہننے کے قابل ہوں۔ یا اوڑھنے کے ہر قسم کے کپڑوں کی ضرورت ہے میں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب میری اس درخواست پر توجہ فرما کر غرباء کی دعائیں لیں گے۔ خاکسار پرائیویٹ سکرٹری

جلسہ سالانہ کے پوسٹر

جلسہ سالانہ کے خوبصورت رنگین پوسٹر بھجوائے جا رہے ہیں جماعتوں کو چاہیئے۔ ان کو فوراً کسی موزوں جگہ عام گذرگاہوں پر چسپاں کرا دیں۔ اور ایسے دن لگائیں۔ کہ جو ایام جلسہ کے قریب ہو تا پڑھنے والے بھول نہ جائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مولانا مولوی جلال الدین صاحب شمس مبلغ شام کی آمد

نہایت مسرت و انبساط کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ مولانا مولوی جلال الدین صاحب شمس مولوی فاضل مبلغ شام ۲۰- دسمبر ۱۹۳۱ء تین بجے کی ٹرین سے مع الخیر مراجعت فرمائے دارالامان ہوئے۔ آپ اوائل جولائی ۱۹۲۵ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت علاقہ شام میں تبلیغ احمدیت کے فرائض انجام دینے کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ اور قریباً ساڑھے چھ سال پوری تندہی سے کام کرنے کے بعد واپس تشریف لائے ہیں۔ سٹیشن پر مقامی جماعت کا ایک غیر معمولی اجتماع آپ کے استقبال کے لئے موجود تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنفس نفیس اپنے ایک خادم کی عزت افزائی کے لئے سٹیشن پر تشریف لے گئے۔ گاڑی کی آمد پر فضا اللہ اکبر کے فلک بوس نعروں سے گونج اٹھی حضرت خلیفۃ المسیح نے مولوی صاحب موصوف سے معانقہ فرمایا۔ مولوی صاحب اور حضور کے گلوں میں پھولوں کے ہار پہنائے گئے۔ تمام دوستوں سے مصافحہ کرنے کے بعد مولوی صاحب حضرت اقدس کے ساتھ موٹر میں بیٹھ کر شہر پہنچے اور سیدھے مسجد مبارک میں نماز شکرانہ کی ادائیگی کے لئے گئے۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا سالانہ اجلاس ۲۶ر دسمبر کو مسجد نور میں اور سالانہ ڈنر ۲۹- دسمبر کی شام کو سکول کے ہال میں ہوگا۔ (سیکرٹری)

مسلمانان جموں کے ڈکٹیٹر کا مکتوب گورنر جموں کے نام

جموں ۱۷- دسمبر جنرل سکرٹری ینگ مینز مسلم ایسوسی ایشن جموں پراونس اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مندرجہ ذیل مکتوب سردار گوہر رحمان ڈکٹیٹر جموں پراونس نے آج گورنر جموں کی خدمت میں ارسال کیا ہے:۔

میں مسلمانان جموں کے ڈکٹیٹر کی حیثیت میں آپ کو اطلاع دینے کا شرف حاصل کرتا ہوں۔ کہ سول نافرمانی کے ایک ہفتہ تک ملتوی کرنے کے متعلق جو گفت و شنید آپ کے اور میرے اور بڑے رفقاء کے درمیان ہوئی۔ اس کی باقاعدہ طور پر تصدیق کرتا ہوں اس اثنا میں جیسا کہ باہمی فیصلہ کیا گیا تھا۔ مجھے توقع ہے کہ آپ راعی اور رعایا کے درمیان خوشگوار تعلقات کے قیام کے لئے تمام سیاسی قیدیوں کو رہائی دلا کر فضاء کو درست بنائیں گے۔ مہربانی فرما کر اس مکتوب کا جواب عنایت فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۷۵ قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۳۱ء جلد ۱۹

گاندھی جی اور کانگرس اہلِ انگلستان کی نظر میں

پھرتے ہیں میر خوار کوئی پوچھتا نہیں

گول میز کانفرنس سے قبل کی رائے

گاندھی جی کا انگلستان میں ورود بے شک وہاں کے لوگوں کے لئے بہت دلچسپی کا موجب تھا۔ کیونکہ اس پروپیگنڈا کے اثر کے ماتحت جو ہندو سالہا سال سے وہاں کرتے چلے آ رہے ہیں۔ عام طور پر وہاں کے لوگ سمجھتے تھے۔ کہ یہ شخص ہندوستان کا قائد اعظم ہے۔ اور اس سیاسی جماعت کی سند نمائندگی لے کر یہاں پہونچ رہا ہے۔ جو ہندوستان کی واحد سیاسی نمائندہ جماعت ہے۔

اقلیتوں سے تغافل

ظاہر ہے۔ کہ اہلِ انگلستان پر اگر یہ اثر قائم رہتا۔ تو ہندوستان کے لئے بہت مفید ثابت ہوتا۔ اور گاندھی جی کے پیش کردہ مطالبات کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہو جاتی۔ مگر افسوس کہ گاندھی جی کی تنگدلی اور خود غرضی نے اسے قائم نہ رہنے دیا۔ انہیں خیال تھا۔ کہ لیبر پارٹی کے ارکان کے ساتھ ہندو قوم کی دیرینہ سازباز کی موجودگی میں ہمیں کسی کے ساتھ کسی قسم کی مفاہمت کی ضرورت نہیں۔ اور ہندوستان کی دیگر اقوام کو نظر انداز کر کے لیبر پارٹی ہمارے مطالبات کو مان جائیگی اور اس لئے انہوں نے کوئی ضرورت نہ سمجھی۔ کہ ہندوستان کی اقلیتوں کے ساتھ کوئی سمجھوتہ کر کے انہیں مطمئن کرنے کی کوشش کریں۔ وہ نہایت لاپرواہی اور بے اعتنائی سے ان کی ہر درخواست کو ٹھکراتے رہے۔ اقلیتوں خصوصاً مسلمانوں نے انتہائی کوشش کی۔ کہ گاندھی جی ان کے ساتھ کوئی سمجھوتہ کر لیں۔ تا ہندوستان اغیار کی نظروں میں ذلیل نہ ہو۔ اور اس کے لئے وہ ہر ممکن ایثار اور قربانی سے کام لینے پر بھی آمادہ ہوئے لیکن گاندھی جی کے سر پر ایسا بھوت سوار تھا۔ کہ انہوں نے اس طرف آنیکا نام تک نہ لیا۔

کانگرسی وقار کی موت

اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ گاندھی جی اور ہندوؤں کی خودغرضی کے ضرر سے محفوظ رہنے کے لئے ہندوستانی اقلیتوں نے اپنا ایک متحدہ محاذ قائم کرنا ضروری سمجھا۔ اور اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے پوری قوت کے ساتھ لڑنے لگے۔ گول میز کانفرنس کے اجلاسوں میں مسلمان اور دیگر اقلیتوں کے نمائندگان نے جس خوبی اور قابلیت کے ساتھ اپنا کاز پیش کرتے ہوئے گاندھی جی اور کانگرس کے دجل وفریب کا تار و پود بکھیرنا شروع کیا۔ وہ دراصل کانگرس کے وقار کے لئے ایک موت تھی جس نے اس کی ہستی کو خاک میں ملا کر رکھ دیا۔ اس کا تمام بھرم برطانوی وزارت پر کھل گیا اور وہ اس حقیقت کو پوری طرح جان گئے۔ کہ نہ ہی گاندھی ہندوستان کا نمائندہ ہے۔ اور نہ ہی کانگرس تمام اقوام ہند کی ترجمان ہے۔ کیونکہ جس جماعت کو اتنا بھی رسوخ حاصل نہیں۔ کہ ملک کی مختلف اقوام میں باہم تصفیہ کرانے میں کامیاب ہو سکے۔ وہ اہلِ ملک کی نمائندہ کیسے ہو سکتی ہے۔ اور گاندھی جی کی بے جا ضد اور ہٹ دھرمی سے مجبور ہو کر مسلمانوں اور دیگر اقلیتوں نے جو رویہ اختیار کیا۔ اس نے اہلِ انگلستان پر واضح کر دیا۔ کہ ہندوستان کی تمام اقلیتیں کانگرس سے بیزار ہیں۔

ورود اور مراجعت

اس اثر کے ماتحت جو کانگرس اور گاندھی کے متعلق اہلِ انگلستان کے دلوں پر پہلے سے قائم تھا۔ وہاں ورود کے موقعہ پر ان کا شاندار استقبال ہوا۔ ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں لوگ اسے دیکھنے کے لئے آئے۔ لیکن اس شخص نے اپنی کوتاہ فہمی کے باعث چند ماہ کے قیام میں ہی اپنا یہ تمام رعب اور وقار خود اپنے ہاتھوں خاک میں ملا دیا۔ اور آج ہم سنتے ہیں۔ کہ واپسی کے وقت سٹیشن پر چند ایک ہندوستانی اور ذاتی احباب کے سوا کوئی بھی موجود نہ تھا۔

انگلستان کے بااثر اور اہل الرائے اخبارات نے جو تبصرہ کیا ہے۔ وہ بھی اس حقیقت کو پوری طرح بے نقاب کر رہا ہے کہ گاندھی اور کانگرس اہلِ انگلستان کی نظر میں غیر اہم اور بے وقعت ہیں۔ اور متعدد اخبارات نے اس کا اعلان کیا ہے۔ مگر چونکہ تمام کے اقتباس درج کرنے کی یہاں گنجائش نہیں۔ اس لئے چند ایک پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔

سنڈے ایکسپریس کی رائے

سنڈے ایکسپریس نے لکھا ہے:۔

"مسٹر گاندھی کی ریشہ دوانی اور سازش جس و بدگمانی مذہبی و نسلی منافرت۔ اور اس کا غالب جاہ پرستانہ جنون ہی دراصل کانفرنس کی ناکامی کے اسباب ہیں۔ یہ بالکل واضح اور عیاں ہو چکا ہے۔ کہ گاندھی اور اس کے رفقاء کسی تصفیہ کی ادنےٰ سے ادنےٰ نیت بھی قطعاً نہیں رکھتے۔ ہر طرف اور ہر حلقہ میں بجز کانگرسی ٹولی کے مسٹر گاندھی کے ناقابلِ معاملہ اور ناقابلِ مفاہمت ہونے کی کہانیوں کا چرچا ہے۔ گاندھی کی کھلی ہوئی حماقت نے سکھوں کے سوا تمام اقلیات کو ایک کیمپ میں مجبوراً جمع کر دیا ہے۔ اس تمام عرصہ میں ہندوستانی اخبارات میں اس سرتاسر غلط پروپیگنڈا کا طوفان جاری رکھا گیا ہے۔ کہ مسٹر گاندھی تن تنہا کانفرنس کے اندر کامیاب رہے ہیں۔ حالانکہ حق یہ ہے۔ کہ بعض کلیسائی حلقوں میں اور چند ذکی الحس و جذباتی عورتوں کے سوا لنڈن میں گاندھی نے قطعاً کوئی اثر پیدا نہیں کیا۔ درحقیقت گاندھی نے کانفرنس کے ممبروں پر کوئی اثر پیدا نہیں کیا۔ کیونکہ انہوں نے اس کو ایک ژولیدہ مغز شخص اور دستور سازی کے مبادیات سے جاہل محض پایا ہے۔"

ویک اینڈ ریویو کا تبصرہ

ویک اینڈ ریویو لکھتا ہے:۔

"گاندھی نے یہاں ایک سیاستدان کی حیثیت اور ایک مدبر کے لحاظ سے زبردست منہ کی کھائی ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ یہاں ہر لحاظ سے اور ہر پہلو سے سخت ناکام انسان ثابت ہوا ہے۔ اس کے انوکھے مراسم۔ نرالے اطوار۔ اس کی لنگوٹی۔ اس کے فاقے۔ اس کے چپ شاہ کے روزے ہم برطانوی لوگ ہندوستان کے لئے مغربی اسلوب پر ایک دستور کی تیاری کے خالص دنیوی اور تفصیلی کام سے ان چیزوں کا کوئی تعلق سمجھنے سے قاصر ہیں۔ یہاں لنڈن میں وہ برطانوی نہیں۔ بلکہ خود ہندوستانی مدبرین سے مفاہمت کی گفت و شنید میں مصروف ہے۔ جنہوں نے اس کو ہندوستان کا وکیل واحد ماننے سے قطعی طور پر انکار کر دیا ہے۔ حتیٰ کہ اس نے اپنے آپ کو ان کے درمیان اکثر شخص واحد کی سب سے چھوٹی اقلیت میں پایا ہے۔"

"ملاپ" کا اعتراف

انگلستان میں گاندھی جی کی بے وقعتی اس قدر واضح اور عیاں ہو چکی ہے۔ کہ ہندو اخبارات بھی جو جا و بے جا طور پر انہیں بڑھاتے رہتے۔ اور دنیا پر ان کی شخصیت کا رعب قائم کرنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ اس حقیقت الامری کے اعتراف پر مجبور ہو گئے ہیں۔ چنانچہ "ملاپ" (۱۵۔ دسمبر) نے "یہ بے رخی کیوں" کے مایوسانہ عنوان سے لکھا ہے۔ کہ

"مہاتما گاندھی جس وقت لنڈن سے روانہ ہوئے تو اس وقت ان کو الوداع کہنے کے لئے جو اصحاب سٹیشن پر آئے۔ ان میں نہ تو مسٹر ریمزے میکڈانلڈ ہی تھے۔ اور نہ ہی سر سیموئیل ہور اور نہ ہی انہوں نے اپنی عدم موجودگی میں اپنا کوئی نمائندہ بھیجنے کی کوشش کی۔ لیکن اس کے بعد جس وقت گول میز کانفرنس کے لبرل اور دیگر ہندوستانی ڈیلیگیٹ روانہ ہوئے۔ تو مسٹر میکڈانلڈ اور سر ہور ان کو چھوڑنے کے لئے آئے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ یہ بے رخی کیوں؟"

"ملاپ" کے اس سوال کا جواب یہ ہے۔ کہ گاندھی جی نے اپنی بے جا ضد اور ہٹ۔ اپنی خود غرضی اور تنگدلی سے ہندوستان کی دیگر اقوام کو اپنے خلاف کھڑا کر لیا جس سے اہل انگلستان سمجھ گئے۔ کہ اس شخص کی اصل حیثیت کچھ نہیں۔ سب پروپیگنڈا ہی پروپیگنڈا ہے۔ لہذا یہ ان کی نظروں سے گر گئے۔ اور انہوں نے ایسے غیر اہم اور بے حقیقت انسان کو اس قدر اہمیت دینی مناسب نہ سمجھی۔

ہندوستان کی مصائب کا حقیقی علاج

گاندھی جی اور کانگرس کے زوال کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اب حکومت برطانیہ اس کے پیشکردہ مطالبات کو کوئی وقعت نہ دے گی۔ اور ہندوستان کی آزادی کے لئے اس کی تمام جد و جہد اور کوشش کو ایک جماعتی ایجی ٹیشن سے تعبیر کیا جائے گا۔ اور ملک کی متحدہ آواز نہیں سمجھی جائیگی۔ اس لئے اگر کانگرس واقعی ملک کی ہمدرد اور ہندوستان کی آئینی ترقی کی آرزومند ہے۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ اپنا رسوخ اور وقار قائم کرنے کی کوشش کرے۔ اور اہل انگلستان پر واضح کر دے۔ کہ وہ کوئی فرقہ وار پارٹی نہیں۔ بلکہ خالص قومی مجلس ہے۔ اور اس کا واحد طریق وہی ہے۔ جو ہم برسوں سے پیش کرتے چلے آتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے ساتھ تصفیہ کیا جائے۔ اور اقلیتوں کو مطمئن کیا جائے۔

لیکن ہمیں امید نہیں۔ کہ کانگرس اس طرف آئے۔ وہ خواہ مخواہ بے ہودہ تحریکوں میں ملک کے اموال اور قوت عمل کو ضائع کر کے فتنہ و فساد برپا کرتی رہے گی۔ مگر اس حقیقی علاج کی طرف توجہ نہ کرے گی۔

مدعی سست گواہ چست

اسلامی ریاستوں کے غیر مسلم باشندے نہایت امن و امان اور چین کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اپنے فرمان رواؤں کے وفادار اور پوری طرح ہمدرد ہیں۔ اور ان کے مخالفوں کو اپنا مخالف اور دشمن تصور کرتے اور ان کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ مگر برطانوی ہند کے ہندوؤں کی فتنہ انگیزی اور مسلم آزاری ملاحظہ ہو کہ انہیں یہاں بیٹھے ہوئے خواہ مخواہ تکلیف ہو رہی ہے۔ اور ریاستی ہندوؤں کی مفروضہ مصائب انہیں انگاروں پر لٹا رہی ہیں۔

آج تک کسی اسلامی ریاست میں بسنے والے ہندو نے اپنے فرمانروا یا نظام حکومت کے خلاف کوئی آواز نہیں نکالی۔ بلکہ ایسی فتنہ انگیزی کرنے والوں کی پرزور مذمت کرتے ہیں لیکن ہندوؤں کے ایک جلسہ میں جو ۱۸۔ دسمبر کو لاہور میں منعقد ہوا۔ یہ ریزولیوشن پاس کیا گیا ہے۔ کہ

"جس طرح کشمیر میں مسلمانوں کے مطالبات کی سماعت کے لئے تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا گیا ہے۔ اسی طرح اسلامی ریاستوں کے مظلوم ہندوؤں کی شکایات اور مطالبات کی تحقیقات کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا جائے۔ کیونکہ اسلامی ریاستوں میں رہنے والے ہندوؤں پر اس وقت انتہائی ظلم اور سختیاں ہو رہی ہیں"

(ملاپ ۱۹۔ دسمبر ۱۹۳۱ء)

"پرتاپ" (۱۹۔ دسمبر) نے بھی "بہاولپور کے بدنصیب ہندوؤں" کی خیالی اور ذہنی مصائب پر بہت واویلا کیا ہے۔ اور "ٹریبیون" (۱۷۔ دسمبر) بھی اسی غم میں گھلا جا رہا ہے۔

غور کا مقام ہے۔ کہ "انتہائی ظلم اور سختیاں" تو ہو رہی ہیں۔ اسلامی ریاستوں میں بسنے والے ہندوؤں پر اور تحقیقات کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ لاہور کے ہندو۔ کوئی ان عقلمندوں سے پوچھے۔ کہ علاج اور دوا کی تلاش اسے ہوتی ہے۔ جو بیمار ہو۔ یا غیروں کو۔ جب وہ لوگ امن و امان سے بیٹھے ہیں۔ تو تم لوگ خواہ مخواہ کی فتنہ انگیزی کر کے اپنی متعصب اور زہر آلود ذہنیت کو کیوں بے نقاب کر رہے ہو۔

جماعت احمدیہ کی قربانیاں اغیار کی نظر میں

جماعت احمدیہ اپنے مقدس و محترم امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہر آواز پر جس اخلاص۔ فراخدلی۔ جوش۔ ایثار۔ قربانی اور دنیوی مشکلات سے بے نیاز ہو کر لبیک کہتی ہے۔ اس کی نظیر آج روئے زمین پر کہیں نظر نہیں آتی۔ اور اقوام عالم اسے رشک کی نگاہ سے دیکھ رہی ہیں۔

موجودہ کساد بازاری اور سخت مالی مشکلات کے زمانہ میں جماعت کا حضور کی تحریک پر مقررہ میعاد کے اندر چندہ خاص کی مطلوبہ رقم کا پورا کر دینا اس تڑپ اور تمنا کا مظہر ہے۔ جو ہر احمدی کہلانے والے کے دل میں حضور کے ہر ارشاد پر لبیک کہنے کے لئے موجود ہے۔ اسے دیکھتے ہوئے آریہ گزٹ ۱۹۔ دسمبر نے ایک مقالہ تحریر کیا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے اس اخلاص کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"کیا قادیانیوں کے لئے کساد بازاری نہیں۔ آخر کیا وجہ ہے کہ قادیانی باوجود مالی تنگی کے سوا لاکھ روپیہ چند مہینوں میں جمع کر دیتے ہیں۔ اور پھر مرزا صاحب کہیں مانگنے نہیں جاتے۔ گھر بیٹھے ہی یہ دھن ان کو پہونچ جاتا ہے۔ اس کی دو وجوہات ہیں۔ ایک تو یہ کہ قادیانیوں میں اپنے مذہب کے پرچار کی لگن ہے۔ اور دوسرے یہ کہ وہ مرزا صاحب کے متعلق یہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ ان کی اپیل پر دھن دینے سے ثواب ہوگا۔ ہمارے اندر یہ دو نو باتیں نہیں۔ وید پرچار کی لگن آج کس کو [illegible] مجھے تو یہ محکمہ لاوارث نظر آتا ہے"

"آریہ گزٹ" کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ایسی تڑپ اور ایسا جوش انسان کے دل میں حق و صداقت کے لئے ہی ہو سکتا ہے اور جب اسے خود تسلیم ہے۔ کہ

"جن لوگوں کے ہاتھ میں آریہ سماج کی باگ ڈور ہے۔ وہ وید پرچار کی ضرورت پر یقین ہی نہیں رکھتے"

تو پھر ان پر گلہ ہی کیا ہو سکتا ہے۔ جب انہیں اس کی ضرورت پر ہی یقین نہیں۔ تو وہ اس طرف متوجہ کیوں ہونے لگے۔

جماعت احمدیہ کو ان باتوں سے مست نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اللہ تعالےٰ کے احسانات اور انعامات جو وہ انہیں حق و صداقت کی خدمت کا موقعہ دے کر ان پر کر رہا ہے۔ یاد کر کے مزید سرگرمی کے ساتھ اس میں حصہ لینا چاہیئے۔

آریہ سماج کے متعلق مدیر آریہ گزٹ کی رائے

مذکورہ بالا مقالہ میں "آریہ گزٹ" نے لکھا ہے۔ کہ

"مجھے آریہ سماج کے نیچے ایک آتش فشاں پہاڑ بنتا نظر آ رہا ہے۔ جس کے اندر لاوا پک رہا ہے۔ اور ایک نہ ایک دن پہاڑ پھٹ پڑے گا۔ جو سوامی دیانند جی کی گھور تپسیا اور آریہ سماج کے پچاس سالہ کام کو تباہ کر دے گا"

یہ تو مدیر آریہ گزٹ کی حسن عقیدت ہے۔ کہ ابھی اسے تباہی کے آثار ہی نظر آتے ہیں۔ ورنہ جب آریہ سماج کے کرتا دھرتا ایسے لوگ ہیں جو وید پرچار کی ضرورت پر یقین ہی نہیں رکھتے۔ تو اسے صاف الفاظ میں تسلیم کر لینا چاہیئے۔ کہ سوامی جی کی گھور تپسیا اور آریہ سماج کا پچاس سالہ کام تباہ ہو چکا ہے۔

احمدیت کے متعلق مضمون

صداقتِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

از روئے

توراۃ و انجیل

(۲)

مسیح موعود کا مقام ظہور

یسعیاہ نبی پیشگوئی کرتا ہے۔ اور کہتا ہے :۔

"دیکھو۔ تم ناچیز سے بدتر ہو۔ اور تمہارا کام نیستی سے بھی خراب ہے وہ جو تمہیں پسند کرتا ہے۔ مکروہ ہے۔ میں نے شمال سے ایک کو برپا کیا ہے۔ اور وہ آتا ہے۔ وہ آفتاب کے مطلع سے ہو کے میرا نام لے گا۔" یسعیاہ ۴۱/۲۵

حضرت مسیح نے فرمایا ہے۔

"جیسے بجلی پورب سے کوند کر پچھم تک دکھائی دیتی ہے۔ ویسے ہی ابن آدم کا آنا ہوگا" متی ۲۴/۲۷

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق (مشکوۃ) میں صراحتًا اور حدیث اوساء الی المشرق (مشکوۃ) میں التزامًا بتا دیا ہے۔ کہ مسیح موعود کا مقام بعثت مشرق ہی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے

از کلمۂ منارۂ شرقی عجب مدار ٭ چوں خود ز مشرق است تجلی نیّرم

مسیح موعود کے ظہور کی خاص علامات

حضرت مسیح فرماتے ہیں (۱) "ان دنوں کی مصیبت کے بعد سورج تاریک ہو جائیگا۔ اور چاند روشنی نہ دے گا۔ اور ستارے آسمان سے گریں گے۔ اور آسمانوں کی قوتیں ہلائی جائینگی۔ اور اس وقت ابن آدم کا نشان آسمان پر دکھائی دیگا۔" متی ۲۴/۲۹-۳۰ (۲) "قوم پر قوم اور بادشاہت پر بادشاہت چڑھائی کریگی اور بڑے بڑے بھونچال آئینگے۔ اور جا بجا کال اور مری پڑیگی۔ اور آسمان پر بڑی بڑی دہشتناک باتیں اور نشانیاں ظاہر ہونگی" لوقا ۲۱/۱۱

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوےٰ پر ان تمام زمینی و آسمانی نشانات نے پورا ہو کر حضرت کے صدق پر مہر کر دی۔ بے نظیر جنگیں ہو چکیں۔ زلازل۔ وبائیں اور قحط نمودار ہو چکے۔ آسمان میں ذو السنین ستارہ کا طلوع اور سورج و چاند کا گرہن ظاہر ہو چکا۔ اسی خسوف و کسوف کی طرف دارقطنی ص ۱۸۸ کی حدیث ان لمھدینا آیتین الخ میں بھی اشارہ تھا۔ الغرض تمام نشانات پورے ہو چکے۔ افسوس ان پر جواب بھی صداقت سے روگردانی اختیار کریں

ایک اعتراض کا جواب

اس مقام پر عام طور پر عیسائی کہا کرتے ہیں۔ کہ یہ نشانات اور یہ عذاب پہلے ظہور پذیر ہوئے تھے۔ اور مسیح موعود کا ظہور ان کے بعد تھا۔ جیسا کہ انجیل میں مذکور ہے۔ نہ یہ کہ مسیح موعود پہلے موجود ہو۔ اور یہ نشان یا عذاب بعد میں ظاہر ہوں۔ سو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ یہ اعتراض از روئے عقل و نقل باطل ہے۔ عقلًا اس لئے کہ خداوند ارحم الراحمین کبھی اتمام حجت سے پہلے عذاب نہیں دیتا۔ ضروری ہوتا ہے۔ کہ پہلے نبی مبعوث کیا جائے۔ اور بعد عذاب آئے۔ قرآن مجید نے اس عقلی اور طبعی امر کی طرف بایں الفاظ توجہ دلائی ہے۔ وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا (بنی اسرائیل) نقلی طور پر بھی یہ اعتراض درست نہیں۔ کیونکہ انجیل میں خود حضرت مسیح فرماتے ہیں۔ (۱) "جیسا نوح کے دنوں میں ہوا۔ ویسا ہی ابن آدم کے آنے کے وقت ہوگا۔ کیونکہ جس طرح طوفان سے پہلے کے دنوں میں لوگ کھاتے پیتے تھے۔ اور ان میں بیاہ شادی ہوتی تھی۔ اس دن تک کہ نوح کشتی میں داخل ہوا اور جب تک طوفان آکر ان سب کو بہا نہ لے گیا۔ ان کو خبر نہ ہوئی۔ اسی طرح ابن آدم کا آنا ہوگا۔" متی ۲۴/۳۷-۳۹

(۲) "جیسا نوح کے دنوں میں ہوا تھا۔ اسی طرح ابن آدم کے دنوں میں بھی ہوگا۔ کہ لوگ کھاتے پیتے تھے۔ اور ان میں بیاہ شادی ہوتی تھی۔ اس دن تک کہ نوح کشتی پر چڑھا۔ اور طوفان نے آکر سب کو ہلاک کیا" لوقا ۱۷/۲۶-۲۷

حضرت مسیح کے یہ الفاظ نص صریح ہیں۔ کہ ان کی آمد ثانی پر جو ہولناک نشانات اور دہشت انگیز عذاب ظہور پذیر ہونے تھے وہ مسیح موعود کے دعویٰ کے بعد ہی ظاہر ہونے تھے۔ نہ کہ پہلے۔ ورنہ نوح کے دنوں سے کیا مشابہت؟ لہذا معلوم ہوا۔ کہ یہ اعتراض باطل ہے درحقیقت بات یہ ہے۔ کہ مسیح نے بھی فرمایا تھا۔ کہ یہ نشانات مسیح موعود کے دعویٰ پر سچائی کے گواہ اور مصدق ہوں گے۔ بعض حواریوں نے اپنی سادہ لوحی سے یا بعد کے لوگوں نے نادانستہ یا دانستہ طور پر ان میں تبدیلی کر دی۔ مگر ایک محقق کے لئے سچائی کو پالینا مشکل نہیں ہے۔

جھوٹے نبی اور جھوٹے مسیح

اناجیل میں مذکور ہے۔ کہ مسیح نے اپنے بعد جھوٹے نبیوں اور جھوٹے مسیحوں کے آنے کی بھی خبر دی تھی۔ بعض نادان عیسائی اس پیشگوئی کی آڑ میں سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکذیب کیا کرتے ہیں۔ انہیں یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ اگرچہ اس ذکر کے قلمبند کرنے میں بھی انجیل نویسوں سے بعض فروگزاشتیں ہوئی ہیں۔ کیونکہ انسانی فطرت اس خیال کو دھکے دیتی ہے۔ کہ عذاب پر عذاب آئیں۔ مصائب کے بادل اُٹھے ہوں۔ مگر صادقوں کی بجائے کاذب نبی اور کاذب مسیح پیدا ہو جائیں۔ لیکن تاہم اس اعتراض کا جواب بھی انجیل میں موجود ہے لکھا ہے۔

(الف) "بہت سے جھوٹے نبی دنیا میں نکل کھڑے ہوئے ہیں" (۱ یوحنا ۴/۱)

(ب) "بہت سے ایسے گمراہ کرنے والے دنیا میں نکل کھڑے ہوئے ہیں۔ جو یسوع مسیح کے مجسم ہو کر آنے کا اقرار نہیں کرتے گمراہ کرنے والا اور مخالف مسیح یہی ہے۔" (۲ یوحنا ۱/۷)

(ج) "اے لڑکو! یہ اخیر وقت ہے اور جیسا تم نے سنا ہے کہ مخالف مسیح آنے والا ہے۔ اس کے موافق اب بھی بہت سے مخالف مسیح پیدا ہو گئے ہیں۔ اس لئے ہم جانتے ہیں۔ کہ یہ آخیر وقت ہے" (۱ یوحنا ۲/۱۸)

(د) "انہیں ایک یہودی جادوگر اور جھوٹا نبی بریسوع نام ملا (اعمال ۱۳/۶)

اناجیل کی یہ شہادت جو صرف تاریخی رنگ میں ہی قبول کی جا سکتی ہے صاف بتا رہی ہے۔ کہ حضرت مسیح کے معاً بعد جھوٹے نبی اور جھوٹے مسیح پیدا ہو گئے تھے۔ گویا مسیح کی پیشگوئی پوری ہو گئی۔ ہاں یہ حواریوں کا اپنا اجتہاد تھا۔ کہ آخیر وقت یہی ہے یا پھر آنے والا جھوٹا ہے لہٰذا یہ اعتراض بھی غلط ہے۔

مسیح کی جلالی آمد

بعض لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ مسیح موعود کو تو جلالی رنگ میں آنا تھا۔ حضرت مرزا صاحب کی آمد جو نکہ درویشی اور روحانی لباس میں ہے۔ اس لئے وہ اناجیل کی پیشگوئی کا مصداق نہیں ہو سکتے۔ میرے نزدیک یہ خیال اناجیل پر عدم تدبر کا نتیجہ ہے۔ اس غلط فہمی میں عیسائی عام طور پر مبتلا ہیں۔ اس لئے میں بتانا چاہتا ہوں۔ کہ درحقیقت انجیل میں حضرت مسیح نے اپنی دو آمدوں کا ذکر کیا ہے۔ ایک دنیا میں آمد ثانی اور دوسری قیامت کے دن کی آمد جس میں سب نبی بلکہ حواری بھی شریک ہیں۔ جو آمد ان کی دنیا سے متعلق ہے۔ وہ جمالی رنگ میں ہے۔ اور جو آمد قیامت کے دن ہوگی۔ وہ جلالی ہوگی۔ دنیا میں آمد کے متعلق انجیل بیانات یہ ہیں۔ لکھا ہے۔

(۱) "خداوند کا دن اس طرح آنے والا ہے جس طرح رات کو چور آتا ہے جس وقت لوگ کہتے ہونگے۔ کہ سلامتی اور امن ہے اسوقت ان پر اس طرح ناگہانی ہلاکت آئے گی جس طرح حاملہ کو درد لگتے ہیں۔ اور وہ ہرگز نہ بچیں گے" (۱ تھسلنیکیوں ۵/۲-۳)

(۲) "خداوند کا دن چور کی طرح آ جائیگا۔ (۲ پطرس ۳/۱۰)

(۳) "اگر گھر کے مالک کو معلوم ہوتا۔ کہ چور کس گھڑی آئیگا۔

تو جاگتا رہتا۔ اور اپنے گھر میں نقب نہ ہونے دیتا۔ تم بھی تیار رہو۔ کیونکہ جس گھڑی تمہیں گمان بھی نہ ہوگا۔ ابن آدم آجائیگا۔" (لوقا ۱۲/۳۹-۴۰)

(ہ) فریسیوں نے اس سے پوچھا۔ کہ خدا کی بادشاہت کب آئیگی۔ تو اس نے جواب میں ان سے کہا۔ کہ خدا کی بادشاہت ظاہری طور پر نہ آئیگی اور لوگ یہ نہ کہیں گے۔ کہ دیکھو یہاں ہے یا وہاں ہے"۔ (لوقا ۱۷/۲۰-۲۱)

ان حوالجات سے صاف کھل گیا۔ کہ مسیح کی آمد ثانی جلالی نہیں۔ بلکہ مسکینی کے لباس میں ہی ہونی تھی۔ سو وہ ہو چکی۔ مبارک ہیں وہ جو ٹھوکر نہ کھائیں۔

حضرت مسیح کی جلالی آمد کے متعلق جو انجیل میں بعض جگہ ذکر پایا جاتا ہے۔ وہ صرف قیامت کے دن سے وابستہ ہے۔ چنانچہ مسیح فرماتے ہیں۔

"جب ابن آدم نئی پیدائش میں اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا تو تم جو میرے پیچھے ہو لئے ہو۔ بارہ تختوں پر بیٹھ کر اسرائیل کے بارہ قبیلوں کا انصاف کروگے۔" (متی ۱۹/۲۸)

گویا اس جلال کی آمد کے وقت حواری بھی بارہ تختوں پر بیٹھیں گے ظاہر ہے۔ کہ عیسائی حواریوں کے دنیا میں آسمان سے اترنے کے قائل نہیں۔ کیونکہ وہ ان کو فوت شدہ مانتے ہیں۔ لہذا ماننا پڑا کہ مسیح موعود کی آمد جمالی رنگ میں ہی ہونی تھی۔ ہاں قیامت کے دن حضرت مسیح کو بھی ایک جلال بخشا جائیگا۔ اور وہ ان یہود و عیسائی لوگوں کے خلاف گواہی دیں گے۔ جیسا کہ قرآن مجید بھی فرماتا ہے۔ فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید وجئنا بک علی ھؤلاء شھیدا (نساء ع۶) یوم ندعو کل اناس بامامھم (بنی اسرائیل ع۸)

حضرت مسیح ناصری یا ان کا مثیل

عیسائی کہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح بعینہٖ نزول فرما ہونگے۔ ان کا کوئی مثیل یا ہمرنگ نہ آئیگا۔ اس لئے ہم حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود نہیں مان سکتے۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ وہ ٹھوکر ہے۔ جو ان سے قبل یہود کھا چکے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ یہود کی الہامی کتاب میں ایلیا کے متعلق نہایت کھلے الفاظ میں لکھا ہے۔ کہ وہ آسمان پر گیا ہے اور وہی آئے گا۔ اس لئے یہود ایلیا کی جسمانی آمد ثانی کے منتظر تھے جب حضرت مسیح ناصری علیہ السلام آئے۔ تو یہود نے اسی اعتراض کی بناء پر ان کو رد کر دیا۔ کہ ایلیا آسمان سے نہیں اترا۔ اور ان کے ہاں لکھا ہے کہ

(۱) "ایلیا بگولے میں ہو کے آسمان پر جاتا رہا"

(۲ سلاطین ۲/۱۱)

(۲) دیکھو خداوند کے ہولناک دن کے آنے سے پیشتر میں ایلیا نبی کو تمہارے پاس بھیجوں گا" (ملاکی ۴/۵)

لیکن حضرت مسیح نے ان الفاظ کے ہوتے ہوئے فرمایا۔ اور حضرت یحیٰی کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ

"چاہو تو مانو۔ ایلیا جو آنیوالا تھا یہی ہے۔ جس کے سننے کے کان ہوں۔ وہ سن لے" (متی ۱۱/۱۴)

حضرت مسیح کی تاویل کو یہود نے ٹھکرا دیا۔ اور اپنی ظاہر پرستی کی بناء پر ٹھکرا دیا۔ مگر آج تک کوئی ایلیا آسمان سے نہ اترا۔ اور نہ اتریگا۔ ایلیا کی آمد ثانی سے مراد یقیناً یوحنا کی بعثت تھی۔

اب حضرت مسیح کا یہ صریح فیصلہ بتا رہا ہے۔ کہ مقدسوں کی آمد ثانی کس رنگ میں ہوا کرتی ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ اگر حضرت مسیح علیہ السلام بنفسہٖ تشریف لے آئیں۔ تو اس سے ان کا فیصلہ باطل ہوتا ہے۔ اور یہود کا اعتراض بجا ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے لازماً ماننا پڑے گا۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی بھی اسی رنگ پر ہے جس طرح ایلیا کی آمد ثانی تھی یعنی حضرت مسیح کا مثیل آخری زمانہ میں مسیح موعود ہو کر آنے والا تھا۔ سو آگیا۔ اور مسیح کا قول (حواریوں کا حاشیہ چھوڑ کر) بالکل درست ٹھہرا۔ کہ

"آسمان پر کوئی نہیں چڑھا سوا اس کے جو آسمان سے اترا" (یوحنا ۳/۱۳) اس نظیر سے ظاہر ہو گیا۔ کہ آنے والا مثیل مسیح ہی تھا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔ علاوہ ازیں انجیل میں حضرت مسیح کے یہ فقرات بھی آج تک موجود ہیں۔ جن سے روز روشن کی طرح ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیح بجسدہٖ دوبارہ تشریف نہیں لائیں گے۔ فرماتے ہیں

(الف) "میں باپ کے پاس جاتا ہوں۔ اور تم مجھے پھر نہ دیکھو گے (یوحنا ۱۶/۱۰)

(ب) "جو کچھ میرا ہے وہ سب تیرا ہے اور جو تیرا ہے وہ میرا ہے۔ اور ان سے میرا جلال ظاہر ہوا ہے۔ میں آگے کو دنیا میں نہ ہوں گا۔ مگر یہ دنیا میں ہیں۔ (یوحنا ۱۷/۱۰-۱۱)

(ج) "میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ انگور کا یہ شیرہ پھر کبھی نہ پیوں گا۔ اس دن تک کہ تمہارے ساتھ اپنے باپ کی بادشاہت (روز قیامت) میں نیا نہ پیوں" (متی ۲۶/۲۹)

(د) "میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ اب سے مجھے پھر ہرگز نہ دیکھو گے۔ جب تک نہ کہو گے۔ کہ مبارک ہے۔ وہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے۔" (متی ۲۳/۳۹)

ان حوالجات سے واضح ہے۔ کہ مسیح علیہ السلام کی جسمانی آمد دنیا میں ناممکن ہے۔ اگر نصاریٰ مسیح علیہ السلام کو دیکھنا چاہیں تو ایک ہی صورت ہے۔ کہ کہیں مبارک ہے وہ مقدس وجود جو مثیل مسیح ہے۔ اور خداوند کے نام پر آیا ہے۔ بہر حال انجیل کے منصوص بیانات کے مطابق یہی ماننا پڑے گا۔ کہ آنے والا موعود مثیل مسیح ہے اور مسیح کی ہی جسمانی آمد پر اصرار یہود کی ٹھوکر کی اقتدا ہے۔

اب میں یہ بتانے کے بعد کہ از روئے بائیبل مسیح کی آمد ثانی سے کیا مراد ہے۔ اس کا مقام ظہور کونسا ہے۔ اور زمانہ کونسا ہے۔ اور یہ کہ انہی موعود علامات کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ برحق ہے۔ اگلی قسط میں بائیبل سے ہی وہ معیار بتاؤں گا۔ جن کی رو سے ہم کسی صادق مدعی کو پرکھ سکتے ہیں۔

(باقی)

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(پر)

امرتسری مکذب کی شہادت

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے کسی مدعی کی صداقت کو معلوم کرنے کے لئے کئی معیار لکھے ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ جھوٹا مدعی جان سے مارا جاتا ہے۔ کیونکہ خدا پر افتراء اور تقول کرنے والا جلدی دنیا سے اٹھا لیا جاتا ہے چنانچہ آپ لکھتے ہیں

"جھوٹا مدعی جان سے مارا جاتا ہے۔ کیونکہ جو کوئی زہر کھائیگا ہلاک ہوگا۔ یہ نہ ہوگا۔ کہ زہر کے کھانے والا بچ رہے۔ مقدمہ تفسیر ثنائی صفحہ ۱۷"

اس تحریر سے صاف ظاہر ہے۔ کہ جھوٹا دعویٰ کرنا اور زہر کھانا برابر ہے۔ جس طرح زہر کھا کر کوئی آدمی نہیں بچ سکتا۔ اسی طرح جھوٹا مدعی رسالت بھی ہرگز ہرگز زیادہ عمر نہیں پاتا۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب تسلیم کر چکے ہیں۔ کہ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام مدعی نبوت اور رسالت اور وحی و الہام تھا" (اہلحدیث ۱۲ جون ۱۹۰۸ء) اور آپ کا حضور علیہ السلام کے دعویٰ پر ایمان نہ لانا اور ہر جائز و ناجائز طریق سے مخالفت پر کمربستہ رہنا اور مخلوق خدا کو گمراہ کرنیکی کوششوں سے ظاہر ہے۔ کہ آپ کے نزدیک یہ دعویٰ کاذب ہے۔ اور مولوی صاحب کے مذکورۃ الصدر حوالہ سے ثابت ہے۔ کہ ان کے نزدیک جھوٹا دعویٰ کرنا زہر کھانے کے مترادف ہے۔ اور ایسا کرنیوالا جان سے مارا جاتا ہے۔

اب ہم مولوی ثناء اللہ صاحب سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ جب آپکے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ کیا۔ اور وہ دعویٰ کاذبہ تھا۔ تو پھر آپ کے مسلمہ اصول کے ماتحت ضروری تھا۔ کہ آپ قتل کر دیئے جاتے۔ لیکن کیا ایسا ہوا۔ اس سوال کا جواب بھی ہم مولوی صاحب کی تحریروں سے دیتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں۔ کہ "۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مرزا صاحب ہیضہ اور درد گردہ سے فوت ہو گئے"۔ مرقع قادیانی جون ۱۹۰۸ء

یعنی حضرت اقدس اپنی طبعی موت سے فوت ہوئے۔ جس سے ثابت ہوا۔ کہ آپ اپنے دعویٰ میں صادق تھے۔ اگر آپ نعوذ باللہ جھوٹے ہوتے۔ تو یقیناً خدا آپ کو دنیا سے مٹا دیتا۔ اور آپکے قتل کے سامان پیدا کر دیتا۔ کیونکہ اس نے یہ قانون بنایا ہے۔ کہ جھوٹا نبی قتل کیا جاتا ہے کسی کی صداقت کا اس سے بڑھ کر کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ وہ مخالف کے مسلمہ معیار پر پورا اترے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مولوی ثناء اللہ صاحب کے اپنے مسلمہ معیار پر صادق ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ مولوی صاحب کا ایمان نہ لانا دیانتداری پر مبنی نہیں۔ بلکہ وہ محض اپنی دوکانداری کو قائم

نظارت دعوة و تبلیغ کی تبلیغی رپورٹ بابت ماہ نومبر ۱۹۳۱ء

صوبہ پنجاب

علاقہ گورداسپور:- (۱) مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے ضلع امرتسر میں دس دیہات کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۱۳ لیکچر دیئے ۱۲۱ غیر احمدی معززین کو بذریعہ ملاقات سلسلہ کے حالات سے واقف کیا۔ اجنالہ میں بعض اعتراضات کے جوابات دیئے۔ ایک شخص سلسلہ میں داخل ہوا۔ علاوہ اس کے مظلومان کشمیر کے امدادی کام میں مصروف رہے۔

(ب) مولوی صالح محمد صاحب علاقہ بیٹ میں تبلیغ کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ ان ایام میں مولوی صاحب نے ۲۱ دیہات میں تبلیغی دورہ کیا۔ ۲۲ لیکچر دیئے۔ ۲ مناظرے کئے ۱۲ غیر احمدی معززین کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ ۴ کس سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ علاوہ ان کے صوفی نبی بخش صاحب اور مولوی عبدالعزیز صاحب بھی تبلیغ کے کام میں مصروف ہیں۔

علاقہ منٹگمری:- مولوی علی محمد صاحب اجمیری نے منٹگمری لائل پور بہاولپور جھنگ میں ۱۲ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۶ لیکچر دیئے ۱۱۶ اشخاص کو پرائیویٹ ملاقاتوں سے تبلیغ کی۔ دیپالپور میں ایک مباحثہ کیا۔ ۲ جماعتوں میں درس جاری کرایا۔ ایک مقام پر بعض احباب میں اختلاف ہو گیا تھا اس کو دور کیا۔ علاوہ اس کے مظلومان کشمیر کی ہمدردی میں مصروف رہے۔

علاقہ راولپنڈی:- مولوی حکیم فضل الرحمٰن صاحب نے راولپنڈی کیمبل پور۔ چکا بگیاں۔ اور گوجر خاں کا دورہ کیا۔ ۸ لیکچر دیئے ۱۰ غیر احمدی معززین کے مکانوں پر جاکر بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ ۱۸ انصار اللہ بنائے۔ ایک شخص داخل سلسلہ احمدیہ ہوا۔ الفضل کی خریداری کی تحریک کرنے کے علاوہ مظلومان کشمیر کی ہمدردی میں بھی مصروف رہے۔

مولوی عبدالغفور صاحب جہلم میں مقیم ہیں۔ اور فرداً فرداً تبلیغ سلسلہ کا کام کر رہے ہیں۔

علاقہ سیالکوٹ:- مولوی ظہور حسین صاحب نے گوجرانوالہ۔ وزیر آباد۔ گجرات تتروکی۔ ڈسکہ۔ لوہری والا۔ ترگڑی۔ وغیرہ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ ہر جگہ لیکچر دیئے۔ نیز سیرت النبیؐ کے جلسوں کا اہتمام کرتے رہے۔ ۲۵ غیر احمدی معززین کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ علاوہ اس کے گوجرانوالہ میں کچھ دن ایک جماعت کی تربیت کرتے اور درس دیتے رہے۔ مظلومان کشمیر کی ہمدردی میں بھی مصروف رہے اور تحریک چندہ خاص کی کامیابی کے لئے جدوجہد کرتے رہے۔

علاقہ انبالہ:- مولوی محمد حسین صاحب مبلغ علاقہ ہذا بیمار تھے۔ لہذا رخصت پر رہے۔ ۲۶ نومبر کو وہ قادیان سے سامانہ ریاست پٹیالہ کے جلسہ میں شامل ہوئے۔

علاقہ دہلی:- مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور بوتالوی نے ایام زیر رپورٹ میں بجلاڑہ۔ ٹوہانہ۔ مکی پور ضلع حصار اور بلب گڑھ گگوڑ۔ سونی پت جھجر ضلع رہتک کا تبلیغی دورہ کیا۔ فرداً فرداً لوگوں کو مل کر پیغام سلسلہ پہنچاتے رہے۔ اور مظلومان کشمیر کی ہمدردی کے لئے سرمایہ جمع کرتے رہے۔

علاقہ ہوشیارپور:- مہاشہ محمد عمر صاحب قادیان میں مقیم رہے اور سنسکرت کی تعلیم میں مصروف رہے علاوہ اس کے سری گوبندپور ضلع گورداسپور اور سامانہ کے جلسوں میں جاکر تقریریں کیں۔ اور اپنے علاقہ میں سیرت النبیؐ کے جلسہ کو کامیاب بنانے کی غرض سے مقامی عہدہ داروں سے خط و کتابت کرتے رہے۔

علاقہ ملتان:- مولوی عبدالاحد صاحب نے ملتان مظفرگڑھ۔ بہاولپور۔ لالیاں ضلع جھنگ اور بستی دیوا سنگھ ضلع ملتان نیز علی پور وغیرہ کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۵ شخص داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔ علاوہ اس کے مظلومان کشمیر کی ہمدردی میں مصروف رہے۔

متفرق

(۲) مولوی غلام رسول صاحب راجیکی سیالکوٹ میں مقیم ہیں جماعت کی تربیت کر رہے ہیں۔ علاوہ اس کے انہوں نے چندہ خاص کی وصولی کی طرف جماعت کو توجہ دلائی۔ (ب) گیانی واحد حسین صاحب نے کڑکھار ضلع جہلم اور بستی دیوا سنگھ ضلع ملتان کا تبلیغی دورہ کیا۔ ایک شخص داخل سلسلہ احمدیہ ہوا۔

صوبہ یو۔ پی

شاہجہان پور:- مولوی غلام احمد صاحب مجاہد نے کلکتہ۔ بالیسر بھدرک۔ کٹک۔ سونگھڑہ۔ جٹنی (خوردہ روڈ) کیرنگ۔ خوردہ تہر پوری کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۱۲ لیکچر دیئے۔ ۱۲۸ انصار اللہ بنائے ۴ مناظرے کئے۔ کئی معزز صاحبان کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ کیرنگ۔ بھدرک۔ سونگھڑہ کی جماعتوں میں درس جاری کرایا۔ ایک عیسائی نے مناظرہ کا چیلنج دیا۔ جو منظور کر لیا گیا۔ مگر جب مولوی صاحب وقت مقررہ پر پہونچے۔ تو عیسائی مناظر نے انکار کر دیا۔

مین پوری:- مولوی جلال الدین صاحب نے ایام زیر رپورٹ میں کسمرہ۔ روپی۔ مین پوری۔ کرہل۔ اٹاوہ۔ شتنتی۔ کیٹرا کا تبلیغی دورہ کیا۔ ان مقامات پر جلسے کئے گئے۔ عورتوں اور مردوں میں مولوی صاحب نے تقریریں کیں جو پسند کی گئیں۔ کچھ لٹریچر بھی تقسیم کیا۔ خاص چندہ کی ادائیگی کی بھی تحریک کرتے رہے۔ ایک ایسے دوست نے جو ہنوز سلسلہ میں داخل نہیں ہوئے۔ ۱۰۰ روپیہ چندہ خاص میں بیت المال کو بھیجا ہے علاوہ اس کے کئی سعید روحیں بیعت کے قریب آگئی ہیں۔ ۴ کس داخل سلسلہ ہوئے۔

آگرہ:- ڈاکٹر عبدالحی صاحب اور مولوی افضال احمد صاحب کام کر رہے ہیں صانع نگر:- اس وقت ۱۵ خاندان مخلص احمدی ہیں۔ مولوی افضال احمد صاحب وہاں جمعہ جاکر پڑھاتے ہیں۔

سانڈھن خاص میں اس وقت تک ۵۰ خاندان احمدی ہو چکے ہیں پرائمری سکول میں ۴۰ طلباء تعلیم پا رہے ہیں۔ اور مڈل سیکشن میں ۹ طالب علم پڑھتے ہیں۔ یہ طالب علم قرآن شریف رواں پڑھ لیتے ہیں اور قرآن مجید کی سورتیں بامعنی یاد کر رہے ہیں۔

سانڈھن کے شفاخانہ میں ارد گرد کے دیہات سے ۷۴۴ مریض آئے ہیں۔ ان سب مریضوں کو جہاں دوائی جسمانی صحت کے لئے دی گئی۔ وہاں ان کو روحانی اصلاح کے لئے بھی تبلیغ سلسلہ کی گئی علاوہ اس کے ہر دو مبلغوں نے ۲۰ غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کے مکانوں پر جاکر بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔

صوبہ سرحد

ٹوپی:- صاحبزادہ عبداللطیف صاحب جلسہ سیرت النبیؐ کی تحریک کو اپنے صوبہ میں کامیاب کرنے کے لئے کوشش کرتے رہے۔ اب جماعت پشاور کی تربیت میں مصروف ہیں۔ علاوہ اس کے انہوں نے احباب جماعت کو تبلیغ سلسلہ کی طرف متوجہ کیا۔ خود کئی مقامات کا تبلیغی دورہ کیا۔ کئی اصحاب کو فرداً فرداً دعوت سلسلہ دیتے رہے۔ ایک معزز اور با اثر شخص بیعت کرنے کے لئے طیار ہے۔

مردان:- مولوی چراغ الدین صاحب نے منڈی جالندھر۔ نورنگ گنڈی خال خیل۔ بنوں۔ تاتا خیل۔ لکی۔ امیر علی عیدگہ۔ پیران شاہ خواجہ محمد گل۔ بھرت۔ منڈی وغیرہ ۱۲ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا ۱۴ تبلیغی لیکچر دیئے۔ ۷۸ معززین کے مکانوں پر جاکر فرداً فرداً بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ مختلف جماعتوں کو تبلیغ کے لئے ہدایات دیں۔ علاوہ اس کے سیرت النبیؐ کے جلسوں کے کرانے میں مصروف رہے۔ ۳ مناظرے کئے

بالاکوٹ:- حکیم مولوی عبدالواحد صاحب زبدۃ الحکماء نے ترنہ بھنگیں داتہ۔ دیپ گران کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۲ لیکچر دیئے۔ ۷ غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب سے ملاقات کر کے تبلیغ کی۔ جلسہ سیرت النبیؐ کے موقعہ پر ارد گرد جلسہ کرانے کی کوشش کی۔ اعتراضات کے جوابات دیئے۔ جماعت بالاکوٹ میں درس جاری کیا۔ دیپ گران میں بعض تنازعات کا فیصلہ کیا۔ ایک ذی وجاہت شخص داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔

صوبہ سندھ

خیر پور میرس :۔ مولوی مرید احمد صاحب نے ۱۲ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا ۔ ۱۷ لیکچر دیئے ۔ ۱۹ غیر مسلم اور غیر احمدی معززین کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی ۔ بمقام اڈعاتاں ایک مناظرہ وفات مسیح پر کیا غیر احمدیوں کی طرف سے قاضی ولی محمد صاحب ملان مناظر تھے ۔ جس میں احمدیت کی شاندار فتح ہوئی ۔ دو کس حنفی افراد جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے ۔ ۵ انصار اللہ بنائے ۔ ۴ کس داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے ۔

لاڑکانہ :۔ مولوی محمد مبارک صاحب نے لاڑکانہ سندھ کے مقامات گوٹھ ۔ نفی شاہ ۔ بارہ ۔ سن میں سیرت النبیؐ کے جلسے کروائے اور خود ان میں تقریریں کیں علاوہ مردوں کے مستورات بھی پردہ میں موجود تھیں ۔ ایک شیعہ کو مجمع میں تبلیغ کی جس کا سامعین پر اچھا اثر ہوا ۔ پرانہ سکھر ۔ رانی پور صوبہ ڈیرہ ۔ ضلع نواب شاہ کے گاؤں راجو ڈاھری میں تبلیغی دورہ کیا ۔ وفات مسیح اور صداقت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر لیکچر دیئے ۔ علاوہ اس کے فرداً فرداً تبلیغ میں مصروف رہے اور چندہ کی وصولی پر زور دیتے رہے ۔

صوبہ بنگال

مولوی ظل الرحمن صاحب مبلغ صوبہ بنگال نے ۱۴ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا ۔ قربانی کی ضرورت ۔ فرائض مستورات ۔ سیرت النبیؐ احمدیت کی حقیقت ۔ دجال کی حقیقت ۔ اسلام اور موجودہ زمانے کی مشکلات ۔ چندہ خاص کی تحریک وغیرہ وغیرہ پر ۱۸ لیکچر دیئے ۔ ۲۴ غیر احمدی معززین کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی ۔ سیرۃ النبیؐ کے جلسوں کا اہتمام کرتے رہے ۔ نیز ڈھاکہ میں فرداً فرداً تبلیغ کی ۔ موضع کشور گنج میں ۲ افراد داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے ۔

حیدر آباد دکن

ہمارے مبلغ حیدر آباد دکن میں مقیم رہے ۔ جلسہ سیرت النبیؐ پر اردو ۔ اور انگریزی میں انہوں نے دو لیکچر دیئے ۔ علاوہ اس کے مختلف موضوعات پر ۱۴ اور لیکچر دیئے ۔ ۵۰ غیر مسلم اور غیر احمدی اصحاب کو مل کر تبلیغ کی ۔ درس باقاعدہ ہو رہا ہے ۔

کشمیر

مبلغ کشمیر نے ۱۱ مقامات کا تبلیغی دورہ کیا ۔ ۵ لیکچر دیئے ۔ ۱۴۵ اصحاب سے ملاقاتیں کیں ۔ سیرۃ النبیؐ کے جلسوں کا اہتمام کرتے رہے ۔ چنانچہ ان جلسوں میں ہزار ہا کی حاضری تھی ۔ دو کس اسلام میں داخل ہوئے ۔

سیلون

مولوی عبداللہ صاحب مالاباری سیلون میں تبلیغ سلسلہ کے اہم فرائض سرانجام دے رہے ہیں ۔ اس وقت تک وہاں ۵۴ خاندان احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں ۔ مولوی صاحب موصوف نے کولمبو میں عصر کے بعد سیرت النبیؐ کے شاندار جلسہ میں تقریر کی ۔ اور شام کے بعد نگومبو میں جو کولمبو سے ۲۴ میل کے فاصلہ پر ہے ۔ رسول کریم صلعم کے سیرت کے متعلق تقریر کی ۔ فرداً فرداً تبلیغ سلسلہ کر رہے ہیں ۔ اور جماعت کی تعلیم و تربیت میں معروف ہیں ۔

تبلیغ اچھوت اقوام

(۱) شیخ عبداللہ صاحب نومسلم نے ان ایام میں خان فتا خورد ۔ اٹھوال ۔ پرسیان ۔ دہرم کوٹ ۔ بٹالہ ۔ قلعہ لال سنگھ ۔ بھاگووال کلانور ۔ میانوالہ ۔ ڈڈالہ باگڑ ۔ کاہنوان ۔ جھگیری والہ وغیرہ وغیرہ گاؤں کا تبلیغی دورہ کیا ۔ ۱۲۸ اصحاب کو ان کے مکانوں پر جا کر سلسلہ کی صداقت کے متعلق معلومات بہم پہنچائیں ایک نومسلم داخل سلسلہ ہوا ۔

(۲) حکیم فضل الرحمن صاحب مدرسہ اچھوتاں جو قادیان میں ہے ۔ اس کے معلم ہیں ۔ اور اچھوت اقوام کے بچوں کی تعلیم و تربیت میں معروف ہیں ۔ اس وقت طلباء کی تعداد ۵۲ تک پہنچ چکی ہے ۔

(۳) گیانی عبدالرحیم صاحب بھی تبلیغ میں مصروف ہیں ۔

آنریری مبلغین

ایام زیر رپورٹ میں آنریری مبلغین میں سے مندرجہ ذیل اصحاب نے ذیل کے مقامات پر تبلیغی لیکچر دیئے ۔ حافظ مبارک احمد صاحب نے سری گوبندپور بھٹیاں ضلع گورداسپور اور ڈیرہ غازیخاں میں ۔ ملک عبدالرحمن صاحب خادم بی اے نے امرتسر ۔ اور لوہری والہ ضلع گوجرانوالہ میں ۔ مولوی عبدالسلام صاحب عمر ابن حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ نے امرتسر میں تقریر کی اور بھٹیاں کے جلسہ میں صدارتی فرائض انجام دیئے ۔

تبلیغی اجتماعات

ضلع گورداسپور :۔ سری گوبندپور میں ۱۳-۱۴-۱۵ نومبر کو غیر احمدیوں کے بالمقابل جماعت احمدیہ کا جلسہ تھا ۔ ہماری طرف سے حافظ مبارک احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ مہاشہ محمد عمر صاحب مولوی فاضل اور دیگر مبلغین کلاس کے طالب علم گئے ۔ غیر احمدی اصحاب دلائل کا جواب دلائل سے نہ دے سکے اور رات کے وقت جب احمدی سوئے ہوئے تھے ۔ اینٹ اور پتھر مارنے شروع کر دیئے ان کی مذبوحی حرکات کو دیکھ کر ایک سعید شخص داخل سلسلہ احمدیہ ہوا ۔ (۲) بھٹیاں میں شاندار مناظرہ ہوا ۔ سامعین ہزاروں کی تعداد میں تھے ۔ خاتمہ پر ۲ کس داخل سلسلہ احمدیہ ہوگئے ۔

امرتسر :۔ غیر احمدیوں کی مخالفت کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے فدایان رسول مقبول صلعم نے ۲۲ نومبر کو سیرۃ النبیؐ کے متعلق شاندار جلسہ کیا جس میں ہزارہا کی تعداد میں لوگ شریک ہوئے ۔ جماعت احمدیہ امرتسر کی مساعی قابل شکریہ ہیں ۔

ضلع ملتان :۔ بستی دبوانسگہ میں ۲۴ نومبر گیانی واحد حسین صاحب کے لیکچر ہوئے جو پسند کئے گئے ۔ پھر ۲۹ نومبر مولوی عبدالاحد صاحب اور مولوی علی محمد صاحب اجمیری کے لیکچر ہوئے ۔ جو بہت پسند کئے گئے نتیجہ یہ ہوا کہ مولوی عبدالاحد صاحب کی تقریر کے بعد ۴ کس داخل سلسلہ ہوئے ۔ ضلع جھنگ :۔ لالیاں میں ۲۷-۲۸-۲۹ نومبر کو غیر احمدیوں نے مناظرہ کا چیلنج دیا ہوا تھا جس کو مقامی جماعت نے منظور کر لیا تھا ۔ جب احمدی مناظر مولوی علی محمد صاحب اجمیری اور مولوی عبدالاحد صاحب پہنچے تو مخالف مولوی مقابل پر آنے سے ڈر گئے اور اپنے ہاتھوں شکست قبول کر لی ۔

بہاولپور :۔ ۲۰ نومبر سیرت النبیؐ پر شاندار جلسہ ہوا ۔ مولوی علی محمد صاحب اجمیری اور مولوی عبدالاحد صاحب اور پروفیسر غلام حسین صاحب وہاں موجود تھے ۔ انہوں نے تقریریں کیں ۔ ایک آریہ ہیڈ ماسٹر نے بھی سیرت پر عمدہ لیکچر دیا ۔ ضلع گوجرانوالہ :۔ لوہری والہ میں مناظرہ ہوا ۔ احمدیوں کی طرف سے ملک عبدالرحمن صاحب خادم بی اے اور غیر احمدیوں کی طرف سے مولوی محمد مسعود صاحب مناظر تھے ۔ یہ مناظرہ ۲۸ نومبر کو صداقت مسیح موعود پر خوش اسلوبی سے ہوا ۔ سامعین پر صداقت احمدیت کا گہرا اثر ہوا ۔ ازاں بعد مولوی غلام رسول صاحب راجیکے نے دجال کے ظہور کی حقیقت کو مؤثر پیرایہ میں واضح کیا ۔ ۲۹ نومبر کو حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی اور مولوی ظہور حسین صاحب مہتمم تبلیغ علاقہ نے اعتراضات مخالفین کے جواب پر تقریر کی اور تمام اعتراضات کے دندان شکن جوابات دئے ۔ جس کو غیر احمدی اصحاب نے نہایت پسند کیا ۔ پھر وفات وحیات مسیح پر کامیاب مناظرہ ہوا ۔ غیر احمدی پبلک نے اپنے مناظر کو جواب دینے کے لئے مجبور کیا ۔ مگر مولوی محمد مسعود صاحب جواب نہ دے سکے جس سے صداقت احمدیت کا اچھا اثر رہا ۔ اس موقعہ پر بابو غلام حسین صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر اور مکرمی عزیز اللہ صاحب وکیل انسپکٹر تبلیغ وزیر آباد قابل شکریہ ہیں ۔ سامانہ :۔ ریاست پٹیالہ میں ۲۹-۳۰ نومبر جماعت احمدیہ کا جلسہ ہوا جس میں جناب میر قاسم علی صاحب مہاشہ محمد عمر صاحب مولوی محمد حسین صاحب مہتمم تبلیغ اور مولوی محمد نذیر صاحب ملتانی نے مختلف موضوعات پر تقریریں کیں سامعین کافی تعداد میں موجود رہے ۔ اور جلسہ کامیاب رہا ۔ مولوی فضل الرحمن صاحب انسپکٹر تبلیغ شیخ قدرت اللہ صاحب پنشنر نائب امیر جماعت ...

احباب کرام کی خاص توجہ کے لئے

اپنے پریس کو مضبوط کریں

۱۔ آپ میں سے اکثر اصحاب جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ پر تشریف لا رہے ہیں۔ میں آپ کو اس فرض کی طرف توجہ دلاتا ہوں جو اخبارات سلسلہ احمدیہ کی توسیع اشاعت دا ولئے قیمت کے متعلق آپ پر عائد ہوتا ہے۔ **الفضل**:۔ تو آپ کی خدمت میں ہفتہ میں تین بار حاضر ہوتا ہے۔ آپ کو اس کی ضرورت و اہمیت جتلانے کی چنداں ضرورت نہیں۔ خطبات و تقریرات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اسی کے ذریعے آپ تک پہنچائی جاتی ہیں۔ نظارتوں کے اعلانات و ہدایات کا یہی ذریعہ ہے اس کے علاوہ اخباری لحاظ سے آپ کی دینی و دنیوی ہیچ اور بروقت رہنمائی و امداد کرتا ہے نہ صرف آپ اس کے خود خریدار بنیں بلکہ اپنے حلقۂ اثر میں دوسروں کو بھی بنائیں۔ یہ نہایت کم وقعت بات ہے کہ ایک ہی اخبار تمام بستی کا کام چلائے۔ ایک روپیہ ماہوار کی گنجائش اپنی روحانی جسمانی حفاظت کے لئے ضرور نکالیئے۔

مصباح

آپ کے گھر میں مصباح کا پڑھنا اور سننا کیا باعتبار حالات دنیا اور کیا بلحاظ ضروریات دینی نہایت ضروری ہے۔ یہ خواتین جماعت کا اخبار ہے اور اس کے لئے تین چار آنے ماہوار خرچ میں سے نکال لینا کوئی بڑی بات نہیں مگر افسوس ہے۔ کہ پیری پیہم درخواستوں کے باوجود اس کی طرف بہت کم توجہ کی گئی ہے۔ اور اس کے خریداروں کی تعداد اتنی کم ہے کہ اپنا خرچ آپ نہیں چلا سکتا۔

پس بقایا دار جن کی فہرست مصباح میں چھاپ دی گئی ہے جلسہ پر اپنا اپنا بقایا ادا کریں۔ اور دیگر تمام خواتین پیشگی چندہ داخل کریں اگر وہ خریدار نہیں تو خریدار بن جائیں۔

ریویو اردو

رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی نسبت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس خواہش کا بارہا ذکر کیا جا چکا ہے کہ اس کے خریدار کم از کم دس ہزار ہوں۔ پھر کس قدر افسوس کی بات ہے کہ اس کے خریدار اتنے کم ہوں۔ جو مجھے بتاتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔

مہربانی فرما کر اس دفعہ احباب جماعت احمدیہ بالخصوص یہ عزم کر کے آئیں کہ کم از کم ایک سال کے لئے اس رسالہ کے خریدار بن جائیں۔ تین روپیہ سالانہ (طلباء کے لئے دو روپیہ آٹھ آنے) کیا چیز ہے۔ ثواب کا ثواب پھر آپ کے پاس علمی مذہبی مضامین کا ایک مفید ذخیرہ جمع ہو جائے گا۔ بقایا داروں کے نام رسالے میں دئے جا چکے ہیں وہ بقایا ادا فرمائیں باقی احباب آئندہ سال کا پیشگی چندہ جمع کرا دیں تا سال بھر اطمینان سے رسالہ وصول کرتے رہیں۔ اور وی پی کا زائد خرچ نہ دینا پڑے اور جو خریدار نہیں وہ نئے خریدار ہوں

انگریزی ریویو آف ریلیجنز

احباب کو معلوم ہے کہ انگریزی ریویو اب لنڈن کی بجائے قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے۔ دسمبر کا رسالہ دس دسمبر کو ڈاک میں روانہ کیا جا چکا ہے الحمد للہ کہ اس سال کے بارہ نمبر پورے ہو گئے۔

یہ بلاد غربیہ میں تبلیغ کا واحد ذریعہ ہے اور ہمارے تبلیغی مشنوں کی تقویت کا موجب

اس لئے ہر انگریزی دان احمدی بلکہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ بقدر استطاعت اس کی توسیع اشاعت میں کوشش کرے۔

توسیع اشاعت کی یہی صورت نہیں کہ اس کے خود خریدار ہوں بلکہ مستطیع اصحاب (قطع نظر اس سے کہ وہ انگریزی جانتے ہیں یا نہیں) کم از کم ایک رسالہ اپنی طرف سے یورپ کی لائبریریوں یا طالبان حق زیر تبلیغ علمی اصحاب کے نام جاری کرائیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس بارے میں خاص توجہ دی جائیگی۔

سن رائز

ہمارا انگریزی ہفتہ وار اخبار جو مسلم پولیٹیکل کاز کے لئے وقف ہے۔ اور جس کے مضامین کی علمی و سیاسی حلقوں میں دھوم پڑ رہی ہے۔ اس کا سالانہ نمبر ۲۵ دسمبر سے پہلے شائع ہوگا۔ انگریزی دان احباب کو چاہیئے۔ کہ جلسہ سالانہ پر خرید کر فائدہ اٹھائیں۔ اور آئندہ کے لئے اس کے مستقل خریدار بن جائیں۔ یہ انگریزی اخبار بہت مفید کام کر رہا ہے۔ لیکن افسوس کہ جماعت نے ابھی اس کی اہمیت کو نہیں سمجھا اس لئے اس کا خرچ آمد سے تین گنا ہے۔

انگریزی دان نوجوانوں کو بالخصوص توجہ کر کے اپنے اخبار کی توسیع اشاعت میں حصہ لینا چاہیئے۔

قیمت سالانہ صرف پانچ روپے۔ اور طلباء کے لئے تین روپے

۲۸-۳۰ پونڈ کے ڈیمی کاغذ پر ۱۲ صفحے ہفتہ وار اعلیٰ و خوشنما ٹائپ سے چھپتا ہے۔

نمونہ مفت منگوا کر دیکھ لیجئے۔

مہتمم طبع و اشاعت قادیان

ریاست کشمیر کی تخفیف مالیہ پر ایک نظر

تخفیف مالیہ کے متعلق جو تازہ اعلان جناب گورنر صاحب قلمرو جموں کی طرف سے شائع ہوا ہے اس کی نسبت یہ عرض کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ صوبہ جموں کی جن آٹھ تحصیلوں میں مالیہ ایک چوتھائی کے حساب سے تخفیف کیا گیا ہے۔ وہ تمام تحصیلیں ایسی ہیں جن میں پہلے ہی پنجاب کے ملحقہ علاقہ جات کی نسبت مالیہ بہت زیادہ ہے۔ اور نیز زمینداروں کو دو قسم کا مالیہ خزانہ سرکار میں داخل کرنا پڑتا ہے ایک بندوبستی مالیہ۔ یعنی مستقل لگان اور دوسرے آبیانہ۔ یعنی غیر مستقل لگان۔ اور چونکہ اس کی شرح میں کمی بیشی آتی رہتی ہے۔ اس لئے بندوبستی مالیہ سے غیر مستقل لگان کی تعداد عموماً دگنی ہوا کرتی ہے۔ اس صورت میں تحصیلات مذکورہ میں شرح مالیہ میں ¼ کی تخفیف نہیں ہوتی۔ بلکہ ⅟₁₂ کی تخفیف تصور کی جانی چاہیئے۔ علاوہ ازیں جن تو تحصیلات میں ⅛ کی تخفیف کی گئی ہے وہ تمام علاقہ کوہستانی ہونے کی وجہ سے بارانی ہے اور غلہ کی پیداوار نسبتاً بہت کم ہوتی ہے۔ اس لئے تخفیف مذکور بے حد قلیل ہے۔

نیز اعلان میں یہ بھی مرقوم ہے کہ چونکہ بعض تحصیلات میں ڈھال باچھ تیار ہو کر مالیہ کی وصولی بھی شروع ہو چکی ہے اس لئے ایسی حالت میں تخفیف کا اثر ۱۹۸۹ء کی فصل ربیع کے مالیہ کی وصولی پر پڑیگا۔ لہٰذا ایسا طریق۔ مالی زمینداروں کے لئے فائدہ بخش نہیں ہو سکتا۔ ہم کو معلوم ہوا ہے کہ زمیندار اس وقت تک مطمئن نہیں ہو سکتے جب تک ہر قسم کے مالیہ میں جس میں آبیانہ اور کاہچرائی بھی شامل ہو کم از کم ¼ کی تخفیف نہ ہو۔

خاکسار گوہر رحمٰن خاں ڈگلیشنز جموں براوتس جموں

مسٹر لاتھر انسپکٹر جنرل پولیس کی ہندو نوازی

جموں۔ ۱۴ دسمبر۔ مسلمانان جموں نے جموں پولیس کے متعصبانہ رویہ کو مدنظر رکھتے ہوئے اس سے عدم تعاون کیا تھا۔ مگر مسٹر جیکسن اور مسٹر لاتھر کے اطمینان دلانے پر مسلمانوں نے تعاون کیا اور اپنی شہادتیں اور بیانات قلمبند کرائے۔ مگر پھر بھی پولیس ہندو لٹیروں اور قاتلوں کو گرفتار کرنے میں لیت و لعل سے کام لے رہی ہے۔ اور مسٹر لاتھر انسپکٹر جنرل پولیس مسلمانوں کی مظلومی کا اقرار کرنے کے باوجود یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ میں چند مفلس مسلمانوں کی شہادت پر سرمایہ دار ہندوؤں کو گرفتار نہیں کر سکتا۔ کیا اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ قانونی شکنجہ محض غریبوں اور ناداروں کے لئے ہی ہے۔ اور سرمایہ دار اس سے مستثنیٰ ہیں۔ خصوصاً اس صورت

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی معرکتہ الآراء تصنیف چھپ گئی!!

سیرت خاتم النبیین حصہ دوئم!

یہ محققانہ تصنیف ہے جس کیلئے احباب جماعت مدت سے چشم براہ تھے۔ اور اس کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بھی کئی بار فرما چکے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جتنی سوانح عمریاں چھپی ہیں۔ یہ ان سے اچھی اور بہت اچھی ہے۔ ہر ایک احمدی دوست کو چاہیئے۔ کہ اس در بیش بہا کو منگوا کر پڑھے اور اپنی معلومات اور عرفان میں اضافہ کرے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف نے جس تحقیق اور محنت کے بعد اسے تحریر فرمایا۔ وہ اسی کا حصہ تھا۔ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ اس میں جن مضامین پر بحث کی گئی ہے۔ وہ واقعی اپنے اندر اچھوتا رنگ رکھتے ہیں۔ عام اشاعت کے لحاظ قیمت بھی بہت کم رکھی گئی ہے۔ تاکہ دوست آسانی کے ساتھ خرید سکیں۔ تختی کلاں کاغذ اعلیٰ درجہ کا۔ لکھائی جلی اور خوشخط چھپوائی نفیس اور دیدہ زیب حجم تقریباً پونے چھ سو صفحہ مگر باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف دو روپے آٹھ آنہ مجلد کی تین روپے۔ حصہ اول کی قیمت ۱۲ ہے۔

ہندو راج کے منصوبے حصہ دوئم یہ اس معرکتہ الآراء تصنیف کا دوسرا حصہ ہے۔ جو گزشتہ سال ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہوئی۔ اسکی قبولیت کا بھی یہ عالم ہے۔ کہ ایک ماہ کے اندر کئی بار چھپوانی پڑی۔ حجم ۲۲۰ صفحات فی نسخہ ۸ ایک روپے کے تین نسخے کی قیمت بیس روپے جلد منگوائیے ورنہ چوتھے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا دوستوں کو چاہیئے۔ کہ باہمی ملکر زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوائیں۔ تاکہ محصول ڈاک میں بھی رعایت رہے۔

کشمیر کے حالات یہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے مرتب کروایا۔ اور بکڈپو نے دوسری بار مع مناسب ترمیم و اضافہ کے شائع کیا ہے۔ احباب کرام کو چاہیئے۔ کہ اس کو منگا کر کثرت سے مسلمانوں میں تقسیم کریں۔ تاکہ انہیں کشمیر کے ۳۲ لاکھ مظلوم مسلمانوں کی مظلومی تباہ حالی کا علم ہو۔ کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ۔ حجم ۳۲ صفحہ قیمت ۸ سینکڑہ۔

ملنے کا پتہ۔ بک ڈپو تالیف واشاعت قادیان!!

ایک نئی تصنیف

جناب ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب میڈیکل آفیسر (مگاڈی افریقہ)

موسومہ بہ

فتنہ مستریان مباہلہ

مستریوں کے زہر آلود اور فتنہ انگیز لٹریچر کی اشاعت کے مقابلہ میں یہ ایک مکمل رسالہ طبع ہوا ہے۔ جس میں عوام مسلمین کو حقیقت حال سے آگاہ کیا ہے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی حقانیت کو ظاہر کرنے کیلئے مدلل جوابات دیئے گئے ہیں غیر احمدی اصحاب میں اس کی اشاعت انشاء اللہ نہایت مفید ثابت ہوگی۔ اور احمدی حضرات کو یقیناً موجب ثواب ہوگا۔ نہایت عمدہ لکھائی چھپائی۔ درسی کتب سائز پر چھاپی گئی ہے۔ ۱۱۶ صفحات سرخ ولایتی ٹائٹل پیج کیساتھ قیمت صرف ۴ر۔ ایک روپیہ کی پانچ کاپیاں۔ جلسہ پر تمام کتب فروشوں سے ملیگی۔ (خاکسار: محمد یامین تاجر کتب و موجد احمدی جنتری قادیان)

جائے نماز یعنی مصلے

نہایت پائدار نفیس خوشی رنگ خاص آرڈر کے ذریعہ طیار کروائے گئے ہیں۔ جن کو دیکھکر آپ ضرور خوش ہونگے۔ جلسہ پر قادیان آنیوالے دوستوں کو خصوصیت سے نوٹ کر دادیں کہ وہ واپسی کیوقت آپکے لئے جائے نماز خرید کر لیتے آویں قادیان میں ہر جگہ ملسکتے ہیں۔ خالص اور اصلی سلاجیت خاص کشمیر سے منگوایا گیا ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی تولہ ہے۔ (محمد اسمٰعیل حکیم

از پیشگاہ صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر صاحب بہادر ڈیرہ وبدان سب جج درجہ اول درابن

فرم موسومہ سیٹھ ٹھاکر داس ایسر داس واقعہ کلاچی بذریعہ سیٹھ ایسر داس ولد سیٹھ ٹھاکر داس ذات چاندنہ سکنہ کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان۔

بنام

محمد گلداد خان ولد میاں امان قوم نیلگر۔ محمد خان ولد محمد نظام قوم نیلگر۔ حقداد ولد کریمداد قوم نیلگر ساکنان درابن۔ تحصیل کلاچی۔ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان مدعا علیہم۔

دعویٰ دلاپانے مبلغ ۸/۴/۲۲۷ روپیہ اصل معہ سود بر روئے پرامیسری نوٹ مورخہ ۲۰ مطابق ۶ مگھر سمت ۱۹۸۵

اندریں معاملہ رپورٹ پیادہ سے پایا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہم کہیں باہر گئے ہوئے ہیں۔ اصالتاً تعمیل نہیں ہوسکتی۔ بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہم مورخہ ۴ کو اصالتاً یا وکالتاً بعدالت ہذا حاضر آویں۔ ورنہ کارروائی یکطرفہ انکے برخلاف عمل میں لائی جاویگی۔

آج بتاریخ ۱۰ ماہ بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری ہوا۔

دستخط حاکم۔ سب جج درجہ اول درابن

جلسہ کے دنوں میں نمائش! اور فروخت کرنیکے لئے

احمدیہ کارخانہ

کی

مختلف قسم کی مشین سویاں (نو ایجاد امپروڈ) مشین قیمہ۔ مشین بادام روغن۔ مشین مدہانی (دودھ۔ دہی سے زیادہ مقدار میں مکھن نکالنے والی مشین) وغیرہ احمدیہ چوک قادیان میں رکھی جائیں گی۔ اوقات جلسہ سے پہلے اور بعد تشریف لاکر ملاحظہ کر کے خرید کیجئے۔ بے نظیر قابل دید تحفے ہیں۔

آلات زراعت اور دیگر مشینری کے لئے ہماری نئی فہرست مفت طلب فرمائیے۔

ایم اے رشید اینڈ سنز انجینئرز بٹالہ (پنجاب)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے

لہذا آپ کو بھی یہی بہترین موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے

جناب خان بہادر حضرت میرزا سلطان احمد صاحب مرحوم ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر تحریر فرماتے ہیں۔ کہ

"آپ کا موتی سرمہ کئی بار میں نے خود استعمال کیا۔ اور دوسروں کو بھی کروایا۔ بلاشبہ یہ سرمہ بصارت کو ترقی دیتا۔ دھند کو زائل کرتا اور آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچاتا اور نظر کو تیز کرتا ہے"

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے خاندان ذی احترام میں بھی تو موتی سرمہ ہی پسند ہے

اس لئے آپ کو بھی یہی مجرب اور سب سے اعلیٰ موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے

شاہی حکیم حضرت مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول کے صاحبزادگان تحریر فرماتے ہیں۔ کہ

"پچھلے دنوں عزیز عبدالباسط کو آشوب چشم اور ککروں کی تکلیف تھی۔ اس سے قبل اور بھی کئی ایک ادویہ استعمال کی گئیں۔ مگر آپکا موتی سرمہ سب سے مفید اور کامیاب ہوا۔ درحقیقت یہ بہت ہی قابل قدر چیز ہے"

اس سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ شاہی حکیم حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب رض کا اصل نسخہ کس کے پاس ہے۔ اور پھر کون اسے زیادہ احتیاط سے تیار کرتا ہے۔ اور آپ کا خاندان مبارک کس سرمہ کو پسند فرماتا ہے لہذا آپ کو بھی یہی بہترین مفید اور مقبول عام موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے۔ جو ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن خارش چشم۔ پھولا جالا۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ کوانجنی۔ رتوندا۔ ابتدائی موتیابند۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھیں گے۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائیں گے۔ قیمت فی تولہ دو روپیہ آٹھ آنے مگر

سالانہ جلسہ پر خاص رعایت

یعنے فی تولہ ایک روپیہ چودہ آنے اسی طرح نور اینڈ سنز کی دیگر شہرۂ آفاق ادویہ مثلاً اکسیر اعظم۔ اکسیر البدن۔ موتی دانت پوڈر۔ اکسیر معدہ۔ تریاق اعظم وغیرہ میں بھی جن کی اصل قیمتیں ترتیب وار دس روپے۔ پانچ روپے دو روپے آٹھ آنے اور دو روپے چار آنے ہیں سالانہ جلسہ کی تقریب پر چار آنے فی روپیہ رعایت رہے گی۔ اور جو دوست باہر سے اپنے خطوط ۲۶۔۲۷۔۲۸ دسمبر کو ڈاکخانہ میں پوسٹ کریں گے۔ وہ بھی اس رعایت سے یکساں مستفید ہو سکیں گے

مغالطہ سے بچو

موتی سرمہ رجسٹرڈ از گورنمنٹ عالیہ جو حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان مبارک اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے خاندان واجب الاحترام میں مقبول اور پسندیدہ ہے۔ کو خریدتے وقت شیشی کو اچھی طرح دیکھ لیں۔ کہ آیا اس پر موتی سرمہ کا لیبل چسپاں ہے۔ اور اس پر نور اینڈ سنز کا نام ہے۔ بعض غلطی سے یہ سمجھتے ہیں۔ کہ سرمہ نور اینڈ سنز کا ساختہ ہے۔ یہ صریح مغالطہ ہے۔ ہمارے سرمہ کا نام موتی سرمہ ہے۔ جو دفتر اخبار نور جو مینارہ والی مسجد سے جانب جنوب ہے سے ملے گا۔ یا ہمارے اس ایجنٹ سے ملے گا۔ جس کے پاس دفتر کی مہر سے ہماری دستخطی تصدیق موجود ہوگی

(ملنے کا پتہ)

منیجر نور اینڈ سنز دفتر اخبار نور نور بلڈنگ مناروالی مسجد سے جانب جنوب قادیان ضلع گورداسپور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

الہ آباد - ۱۶ دسمبر - گزشتہ شب موضع رودالپور جو الہ آباد سے ۱۶ میل کے فاصلہ پر ہے۔ گولی چل گئی۔ پولیس عدم ادائے محاصل کے جدید آرڈی ننس کے سلسلہ میں کانگرس کے دفتر کی تلاشی کے لئے گئی۔ قریباً ۸ من غلہ اور آٹا وغیرہ جو عدم ادائے مالیہ کی مہم کا پروپیگنڈا کرنے والے رضا رکاروں کی خاطر جمع کیا گیا تھا۔ علاوہ بریں متعدد دستاویزات اور کھانا پکانے کے برتنوں پر بھی پولیس نے قبضہ کر لیا۔ جب یہ اسباب بیلوں پر لاد کر انہیں چلایا گیا۔ تو اڑھائی سو دیہاتیوں کے ایک گروہ نے جو لاٹھیوں سے مسلح تھے۔ دو رضاکاروں کی انگیخت پر پولیس کو محاصرہ میں لے کر تہدید آمیز رویہ اختیار کر لیا۔ اس پر پولیس نے تین باڑھیں چلائیں۔ لیکن کوئی آدمی زخمی نہ ہوا۔ ہجوم منتشر ہو گیا لیکن قریباً ۴۰ آدمیوں کا ہجوم جن میں عورتیں اور بچے بھی شامل تھے۔ جلدی سے دوبارہ جمع ہو گیا۔ اور ایک بیلے پر حملہ کر کے دو بوریاں لے جانے میں کامیاب ہو گئے۔ لیکن ہجوم کو فی الفور لاٹھیوں سے منتشر کر دیا گیا۔

پٹنہ - ۱۵ دسمبر - کہا جاتا ہے۔ کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بھاگلپور کے بنگلہ پر کسی نامعلوم شخص نے بم پھینکا خوش قسمتی سے کسی کو چوٹ نہیں آئی۔ بم کے ٹکڑوں کے علاوہ ایک اور بم بھی ملا۔ لیکن پھینکنے والے کا کوئی سراغ نہیں مل سکا۔

لنڈن - ۱۸ دسمبر - لارڈ ایلی بینک نے ہوس آف لارڈز میں دوران بحث میں کہا۔ ہندوستان میں اس وقت سخت کارروائی کی جانے کی ازحد ضرورت ہے۔ عارضی صلح کو ہندوستانی برطانیہ کی کمزوری سمجھ رہے ہیں۔ مسٹر گاندھی ہمارے ملک میں آیا۔ نہ صرف گول میز کانفرنس کے توڑنے کی پیہم کوشش کرتا رہا۔ بلکہ اس نے صاف طور پر ہم سے کہہ دیا۔ کہ وہ انگریزوں کو ہندوستان سے باہر نکالنا چاہتا ہے۔ لیکن ہم ہرگز ہندوستان سے باہر نہ نکلیں گے۔ ہم ترک ہندوستان کے ارادہ کا خیال بھی نہیں کر سکتے۔ اگر ہندوستان میں واپس جانے پر اس نے مزید بدامنی کرنے کی سرگرمیاں دکھائیں تو ہندوستان کو اس بھاری نقصان سے بچانے کے لئے مسٹر گاندھی اور اس کے رفقی سازشیوں اور دوستوں کو ہندوستان کے قریب ہی کسی جزیرہ مثلاً انڈیمان وغیرہ میں نظر بند کر دیا جائے۔

سری نگر - ۱۵ دسمبر - گورنمنٹ کشمیر کے نئے احکام کی رو سے اب ریاست میں زمین خریدنے کی اجازت ہو گئی ہے۔ اور لوگ یہاں مکانات تعمیر کرا سکتے ہیں۔ کل اس جگہ خاص حکم سرکولیٹ کروایا گیا ہے۔ کہ پرائم منسٹر کی اجازت لے کر یہاں زمین خریدی جا سکتی ہے۔

سکرٹری مسلم ڈیلیگیشن لنڈن نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ ڈیلیگیشن کے دفتر کے سلسلے میں تمام اخراجات سر آغا خان نے برداشت کئے۔ جن کا اندازہ ایک سو پونڈ لگایا جاتا ہے۔

مکڈن - ۱۶ دسمبر - جنوبی منچورین ریلوے کے تین اہم مقامات پر منظم اور غیر منظم چینی افواج نے جارحانہ حملے کر دیئے ہیں۔ ریلوے کی حفاظت جاپانی افواج کر رہی ہیں۔

ہز ہائی نس آغا خان نے ایک برقی پیغام ارسال کیا ہے۔ کہ اس وقت ہندوستانی مسلمان نازک دور سے گزر رہے ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ آل انڈیا مسلم کانفرنس کی قراردادوں پر قائم رہیں۔ مسلم کانفرنس نے بڑا کام کیا ہے۔ اور سیاسی نشو ونما کے میدان میں مسلم لیگ کے کام کی جتنی بھی تعریف کی جائے۔ کم ہے۔ اب میرے خیال میں وقت آ گیا ہے۔ کہ ہر دو انجمنیں آپس میں مل جائیں۔ ان کا اتفاق نہایت ضروری اور ناگزیر ہے۔ میں تجویز پیش کرتا ہوں۔ کہ اتفاق کے بعد جدید انجمن کا نام یونائیٹڈ لیگ کانفرنس رکھ دیا جائے۔

اس نازک موقعہ پر اگر دونوں انجمنوں میں تصادم ہو گیا۔ تو وہ خودکشی کے مترادف ہو گا۔ میں مسلم رہنماؤں پر پورا زور دیتا ہوں۔ کہ دونوں انجمنوں کی مجالس عاملہ کا مشترکہ اجلاس منعقد کریں۔ جس میں جدید متحدہ انجمن کے قواعد مرتب کئے جائیں۔

سری نگر - ۱۸ دسمبر - پبلسٹی آفیسر کشمیر سری نگر سے اطلاع دیتے ہیں کہ چشمہ ویری ناگ کے قضیہ کے متعلق ہندوؤں اور مسلمانوں میں تصفیہ ہو گیا۔ اور وعدہ کیا گیا۔ کہ چشمہ کو دونوں جماعتوں کے لئے مقدس سمجھا جائیگا۔ اس مقام کی نگہداشت اور غور و پرداخت ہندوؤں کے قبضہ میں رہے گی۔ اور مسلمان اس میں کسی طرح پر مداخلت نہیں کریں گے۔ لیکن چشمہ کو ہندوؤں اور مسلمانوں کے لئے مشترکہ عبادت گاہ سمجھا جائیگا مسلمان نماز ادا کرنے کی غرض کے بغیر جدید تعمیر شدہ چبوترہ پر جمع ہونگے۔ اور نہ اس کے گرد کوئی دیوار وغیرہ بنائیں گے۔ نیز اس مقام پر کوئی مکان تعمیر نہ کریں گے۔ جدید تعمیر شدہ حمام منہدم کر دیا گیا۔ ہندوؤں نے مسلمانوں کو پینے کے لئے چشمہ سے پانی لینے کی اجازت دے دی ہے۔

نیو دہلی - ۱۰ دسمبر - آل انڈیا مسلم لیگ کے آئندہ اجلاس کے سلسلہ میں اب انتظامات بڑے زور شور سے جاری ہیں۔ مجلس استقبالیہ کے سکرٹری نے کوچہ بلیماراں میں اپنا دفتر کھول دیا ہے۔ اخبارات کے ذریعے سے آپ نے اعلان کیا ہے۔ کہ لیگ کا اجلاس نہایت اہم ہے۔ اور چونکہ اس میں بے شمار ارکان شامل ہوں گے۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ تماشائیوں کے لئے صرف معدودے چند نشستیں مخصوص کی جائیں۔ نیز اخبارات کے نمائندوں کے لئے بھی چند ایک نشستیں چھوڑی جائیں۔ موصول شدہ درخواستوں کو اسبقیت کی ترتیب کے مطابق ترجیح دیجائیگی۔

الہ آباد - ۱۷ دسمبر - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے آج یو پی آرڈی ننس کے ماتحت احکام جاری کئے ہیں۔ جن میں زمینداروں۔ مکھیوں اور نمبرداروں کو اس بات کا اختیار دیا گیا ہے۔ کہ ہر اس شخص کو جو عدم ادائگی لگان کی ترغیب کے جرم کا مرتکب ہو گرفتار کر لیں۔

اگر انہوں نے گورنمنٹ کی ہدایات کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ تو انہیں بھی لگان یا مالیہ کی فراہمی کے لئے گورنمنٹ سے کسی قسم کی امداد کی توقع نہیں رکھنی چاہیئے نیز سپرنٹنڈنٹ پولیس نے تمام مالکان ٹیکسی کو متنبہ کیا ہے۔ کہ وہ اپنی لاریوں میں کسی کانگرسی کارکن یا والنٹیر کو بیٹھنے کی اجازت نہ دیں جو دیہات میں تحریک عدم ادائگی کے سلسلہ میں جا رہے ہوں۔

بمبئی - ۱۶ دسمبر - سیاسی حلقوں میں یہ زبردست افواہ پھیلی ہوئی ہے۔ کہ گورنمنٹ ہند نے صوبجاتی گورنمنٹوں کے نام ایک سرکلر جاری کیا ہے۔ کہ وہ ہر قسم کی صورت حالات کے جو رونما ہو۔ مقابلہ کے لئے تیار رہیں۔ اس عارضی پولیس کی جو گزشتہ سال بھرتی کی گئی تھی۔ مگر بعد میں ضرورت نہ رہنے کی وجہ سے توڑ دی گئی تھی۔ از سر نو تنظیم کے لئے خفیہ احکام جاری کر دیئے گئے ہیں۔

لکھنؤ - ۱۹ دسمبر - امروہہ کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ موضع ڈیری جمن میں مزارعین نے سید اکرام علی گورنمنٹ پنشنر و سرکردہ زمیندار اور ان کی دو ملازموں کو قتل کر دیا تینوں کی نعشوں کو جلا دیا گیا تیسرا ملازم جان بچا کر بھاگ گیا۔ اور امروہہ تحصیل میں آ کر حکام کو اطلاع دی تفتیش ہو رہی ہے اس سے ہماری اس رائے کی تصدیق ہوتی ہے جو یو پی میں کانگرس کی فتنہ انگیزی کے متعلق ہم نے ظاہر کی تھی ۔

پشاور - ۱۹ دسمبر - ۲۲ دسمبر کو بعد دوپہر وکٹوریہ میموریل ہال میں چیف کمشنر دربار منعقد کریں گے۔ جس میں صوبہ سرحد میں اصلاحات کے نفاذ کے متعلق نہایت اہم اعلان کیا جائیگا۔ شمولیت دربار کیلئے کثیر التعداد دعوتی خطوط جاری کئے گئے ہیں۔

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاءالاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)